

6 بیرونی شعبہ

6.1 عمومی جائزہ

جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ (جولائی تا اپریل)					
ارب امریکی ڈالر					
جنوری تا اپریل	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م 10ء	م 09ء	
-0.9	-1.5	-0.6	-3.1	-9.0	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-3.3	-3.0	-2.8	-9.1	-11.1	i۔ تجارتی توازن
6.9	4.7	4.6	16.2	15.8	برآمدات
19.7	6.8	-19.1	2.1	-3.6	سال ہمال نمو (فیصد)
10.2	7.7	7.4	25.2	27.0	درآمدات
17.6	-5.2	-27.4	-6.3	-5.9	سال ہمال نمو (فیصد)
2.4	1.4	2.2	6.0	2.2	ii۔ تادیدہ توازن
2.8	2.2	2.3	7.3	6.4	ترسیلات
0.7	0.5	2.8	3.9	4.5	ب۔ مالی سرمایہ حسابات کا توازن
0.8	0.5	0.5	1.8	3.2	i۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-0.3	0.1	0.2	0.0	-1.0	ii۔ بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری
0.1	-0.2	2.0	2.0	2.1	iii۔ دیگر سرمایہ کاریاں
-0.1	0.4	-0.4	-0.2	0.2	ج۔ افراط اور بھول چوک
-0.4	-0.7	1.8	0.7	-4.3	د۔ مجموعی توازن
0.0	0.8	0.5	1.3	3.9	آئی ایم ایف سے قرضہ *
-0.6	0.5	2.5	2.4	0.1	مجموعی ذخائر میں خالص تبدیلی
* اس میں برنج فنڈنگ کے لیے آئی ایم ایف کی معاونت شامل نہیں ہے۔					

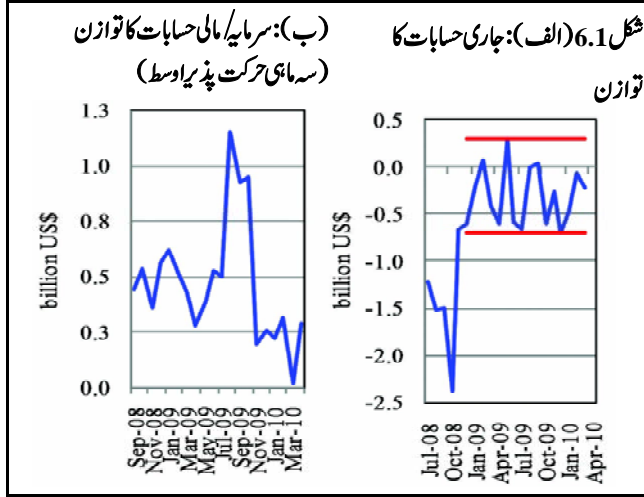
جولائی تا اپریل م 2010ء کے دوران کم درآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات میں استحکام کے باعث اس مدت کا جاری حسابات کا خسارہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصا کم رہا۔ تاہم مجموعی بیرونی حسابات پر اس بہتری کے اثرات اس عرصے کے دوران سرمائے اور فاضل مالی کھاتے میں معقول تخفیف کے نتیجے میں محدود ہو کر رہ گئے (دیکھئے جدول 6.1)۔

پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں جو اضافہ دیکھا گیا تھا اس کے پیش نظر خدشہ تھا کہ بعد کے مہینوں میں درآمدات متوقع طور پر بڑھنے سے یہ خسارہ مزید بڑھے گا۔ تاہم درحقیقت جنوری تا اپریل میں نہ صرف

درآمدات توقع سے کم رہیں بلکہ برآمدات میں خاصی بحالی آئی، چنانچہ جنوری تا اپریل میں جاری حسابات کا خسارہ دوسری سہ ماہی سے کم رہا۔ نئی صورتحال میں اسٹیٹ بینک کو م 10ء کا جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کا 2.2 سے 2.8 فیصد رہنے کی توقع ہے جو کہ پچھلے تخمینے میں 3.2 سے 3.8 فیصد لگایا گیا تھا، جبکہ یہ م 09ء کے 5.6 فیصد سے خاصا کم ہوگا۔

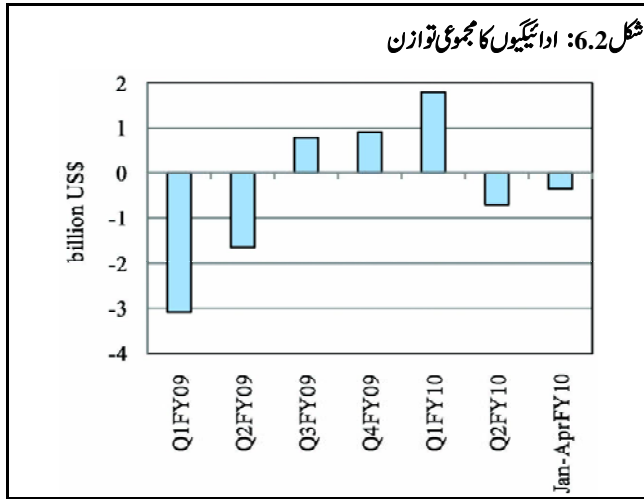
البتہ مالکاری کے پہلو سے صورتحال ایسی حوصلہ افزا نہیں ہے، بالخصوص مالی کھاتے میں، جس میں رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں معقول فاضل رقم آنے کے بعد اگلے مہینوں کے دوران خاصی کمی واقع ہوگئی۔ چنانچہ مجموعی طور پر جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران مالی کھاتے میں فاضل رقم گذشتہ برس کے مقابلے میں خاصی کم رہی۔

کمزور مالی کھانہ ایکویٹی اور قرضوں کے بہاؤ، دونوں میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ ملکی معیشت اور عالمی مالی منڈیوں، دونوں کے غیر یقینی حالات



کے پیش نظر ایکویٹی کی کم آمد ہرگز تعجب خیز نہیں، تاہم احباب پاکستان کے وعدوں پر عمل نہ ہونا اور دیگر بڑے اداروں کی یقین دہانیوں کا پورا نہ ہونا پہلے سے تخمین کردہ سطح کے مقابلے میں غیر متوقع کمی کا باعث بنا۔¹

مالی رقوم کی آمد میں مستقل کمی نے ملک کو جاری حسابات کے معمولی سے خسارے کی مالکاری بھی نہ کرنے دی (دیکھئے شکل 6.1)۔ مثال کے طور پر جاری حسابات کے خسارے میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ نہ آنے کے باوجود مجموعی بیرونی کھاتے کی صورتحال رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے بعد سے خراب ہوئی (دیکھئے شکل 6.2)۔



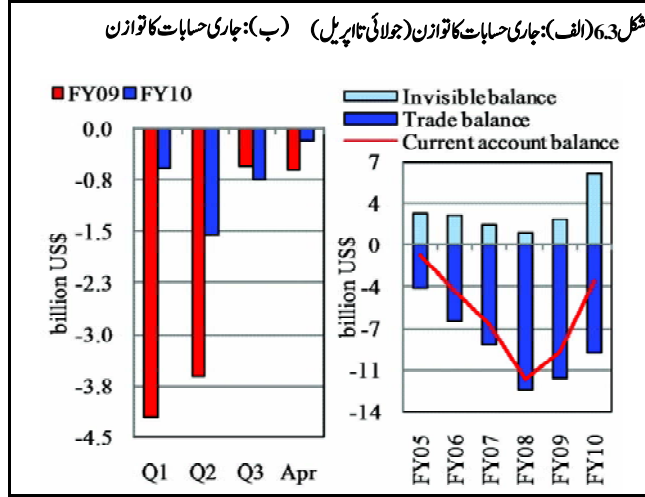
یہ بات یاد رہنی چاہیے کہ جاری حسابات کے استحکام کا انحصار اس کی مالکاری کرنے کی ملکی اہلیت پر بھی ہوتا ہے (جو ترجیحاً غیر قرضہ جاتی رقوم سے ہوتی ہے)۔ پاکستان جاری حسابات کا بھاری خسارہ کئی سال سے پورا کرتا رہا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ

اس کی مالکاری کر سکتا تھا۔ جاری اور مالی کھاتے، دونوں خسارے میں ہوں تو بیرونی صورتحال بے حد خطر ہو جاتی ہے۔ اب تک کی صورتحال یہ ہے کہ جولائی تا اپریل مہینوں کے مجموعی بیرونی کھاتے میں معمولی فاضل رقم ہے۔ اس کے نتیجے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا اور شرح مبادلہ بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران نسبتاً مستحکم رہی۔ تاہم صورتحال غیر محفوظ ہے اور تیزی سے گہڑ سکتی ہے۔

6.2 جاری حسابات کا توازن

جولائی تا اپریل مہینوں کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں 65.9 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 20.1 فیصد کمی

¹ مثال کے طور پر جولائی تا اپریل مہینوں کے دوران نوکیو کا نفرنس کے وعدوں سے، میزانی تخمینے کی 10 فیصد سے بھی کم رقم موصول ہوئی۔



ہوئی تھی۔ گزشتہ چار سال کے دوران جولائی تا اپریل عرصے کا یہ کم ترین خسارہ ہے (دیکھئے شکل 6.3 الف)۔

یوں تو جاری حسابات کے خسارے کے تمام اجزائے زیر جائزہ عرصے کے دوران سال بسال بہتری دکھائی تاہم اصل فرق درآمدات میں کمی اور جاری منتقلیوں میں مستحکم اضافے نے پیدا کیا جن کا حصہ مجموعی بہتری میں تقریباً 54.5 فیصد تھا۔ منافع منقسمہ کی ترسیل، قرضے پرسود، مصنوعات کی

درآمد پر بار برداری اخراجات اور زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے کم بہاؤ کی بنا پر ادائیگیوں میں کمی وہ اہم عوامل تھے جن کی وجہ سے زیر جائزہ عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں سکڑاؤ آیا۔

تاہم سہ ماہی تجزیہ بتاتا ہے کہ جاری حسابات کے خسارے میں سال بسال تمام بہتری رواں مالی سال کی صرف پہلی ششماہی میں ہوئی اور تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں معمولی سا بگاڑ آیا (دیکھئے شکل 6.3 ب)۔

6.2.1 تجارتی کھاتہ²

جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران تجارتی خسارہ 18.3 فیصد کم ہو گیا جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے میں کمی 9.0 فیصد ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کا بڑا سبب اگرچہ درآمدات کا گرتا ہے تاہم برآمدات میں معمولی سے اضافے کا اثر بھی اس میں شامل رہا۔

برآمدات میں بہتری کی اہم وجہ اگرچہ زرعی فصلوں چاول، کپاس اور پھلوں کی عمدہ کارکردگی ہے، درآمدی اخراجات میں کمی کا بنیادی سبب درآمدات کے اوسط نرخوں کا کم ہونا ہے۔ تاہم درآمدات میں سال بسال کمی زیر جائزہ عرصے کے دوران (خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کے) بڑھتے ہوئے درآمدی حجم سے جزوی طور پر زائل ہو گئی۔

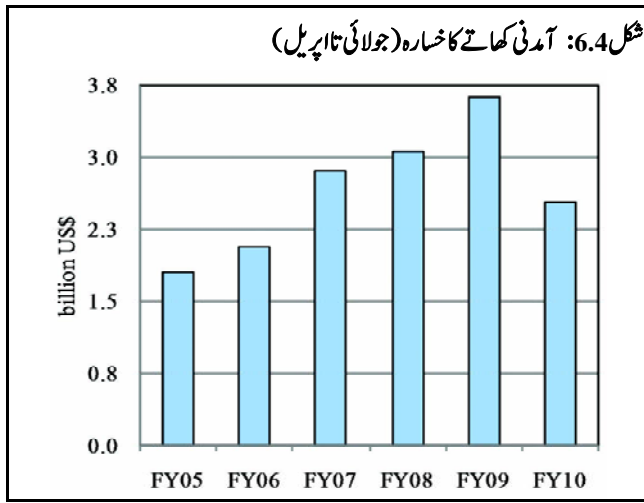
م 10ء کے دوران تجارتی خسارے میں تقریباً ساری کی ساری سال بسال بہتری پہلی ششماہی میں مرکوز رہی۔ تیسری سہ ماہی میں جب عالمی قیمتیں بحال ہونا شروع ہوئیں تو درآمدی اخراجات میں سال بسال اضافہ اتنا زیادہ ہو گیا کہ انہوں نے برآمدات میں اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا۔ چنانچہ جنوری تا اپریل م 10ء کے دوران تجارتی خسارہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں بڑھ گیا۔

² یہ سیکشن ایٹم بینک کے مرتب کردہ زرمبادلہ ڈینا پر مشتمل ہے جو کہ وفاقی ادارہ شماریات کے ان تفصیلی اعداد و شمار کے مطابق نہیں جو یکشن 6.7: تجارت میں استعمال کیے گئے ہیں۔

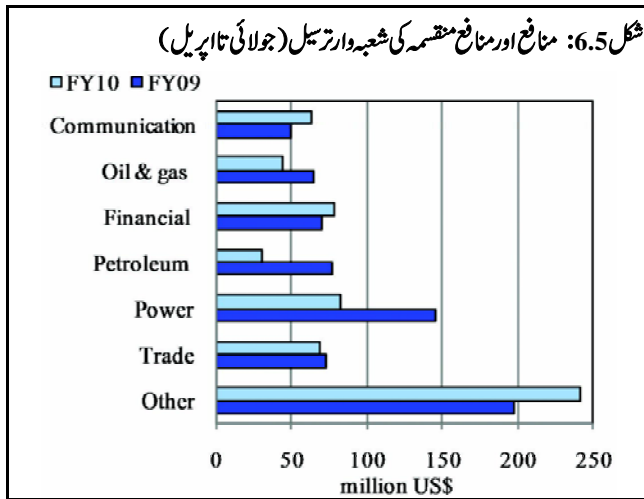
6.2.2 خدمات (خالص)

خدمات کے کھاتے کا خسارہ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 39 فیصد کم ہو گیا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران 42.8 فیصد کی واقع ہوئی تھی۔ حالیہ کی بڑی حد تک (61.9 فیصد) خدمات کی کم درآمد کا نتیجہ ہے جبکہ بقیہ اثر خدمات کی برآمد بڑھنے سے حاصل ہوا (تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 2.3: خدمات)۔

6.2.3 آمدنی کھاتہ

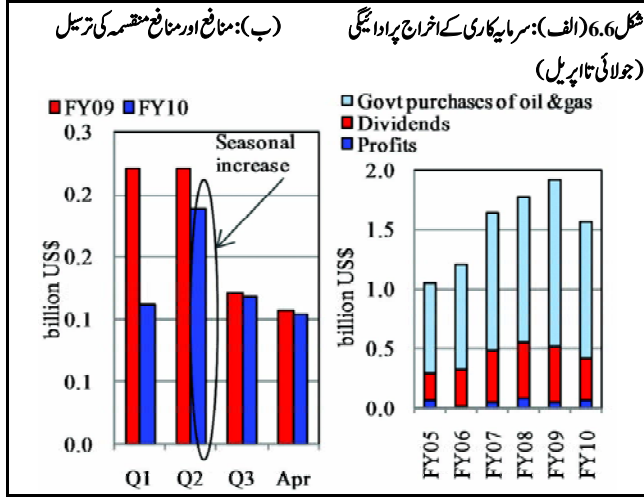


آمدنی کھاتے کا خسارہ مسلسل چار سال تک بڑھتے رہنے کے بعد جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران خاصا (29.9 فیصد) کم ہو گیا (دیکھئے شکل 6.4)۔ سرمایہ کاری اور قرضے دونوں پر ادائیگیوں میں (بالترتیب منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل، اور سود کی صورت میں) کی اس کی وجہ بنی۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران آمدنی کھاتے خسارے میں مجموعی کمی میں سرمایہ کاری آمدنی گرنے کا تناسب 86.0 فیصد اور سودی ادائیگی گرنے کا تناسب 14.0 فیصد رہا۔



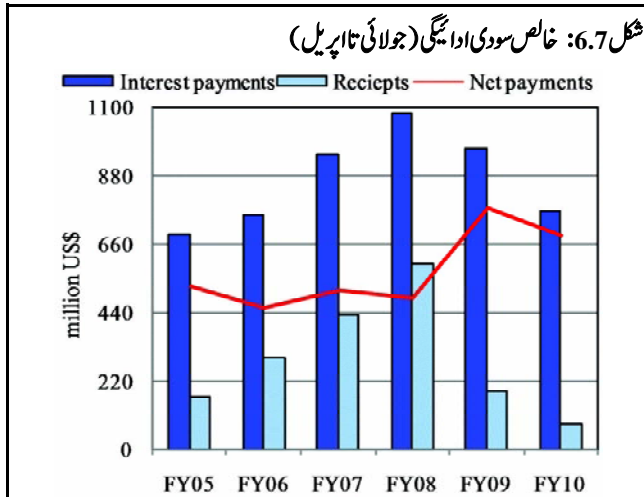
جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سرمایہ کاری پر ادائیگی میں کمی بنیادی طور پر منافع منقسمہ کی ترسیل اور حکومت کی طرف سے خام تیل اور گیس کی کم خریداری کی عکاسی کرتی ہے۔ اس عرصے کے دوران جن اہم شعبوں کے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں کمی آئی وہ پیٹرولیم کی ریفائننگ، بجلی اور تیل و گیس ہیں یعنی وہ شعبے جنہیں گردش قرضے کے مسئلے نے بری طرح متاثر کیا تھا (دیکھئے شکل 6.5)۔³

³ منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل کا بیشتر حصہ م س 09ء کے نتائج پر مبنی ہے۔ تفصیلی تجزیے کے لیے دیکھئے ”پاکستانی معیشت کی کیفیت، دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 10ء“



دوسری طرف جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مالی کاروبار اور مواصلات کے شعبوں سے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل میں سال بسال اضافہ ہوا۔ مالی کاروبار کے شعبے میں ایک بڑے بینک⁴ نے منافع منقسمہ ادا کیا جبکہ ایک بڑی ٹیلی مواصلات کمپنی نے منافع کی ترسیل کی۔

ماضی کی طرح اس بار بھی منافع منقسمہ کی زیادہ تر ترسیل مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں ہوئی (دیکھئے شکل 6.6 ب)۔ سابقہ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ منافع اور منافع منقسمہ کی ادائیگی رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں بھی بڑھ جائے گی۔⁵



خالص سودی ادائیگی میں تقریباً تمام کی تمام تخفیف خام سودی ادائیگیاں زیر جائزہ عرصے کے دوران کم رہنے کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے شکل 6.7)۔ بین الاقوامی شرح سود کے نسبتاً کم رہنے کے علاوہ مہنگے قرضوں (اسلامی ترقیاتی بینک کے قرضوں اور یورو بانڈ) میں کمی بھی اس تخفیف میں کارفرما رہی۔ اسی طرح، غیر ملکی کرنسی امانتوں پر کم سودی ادائیگیاں ہوئیں۔

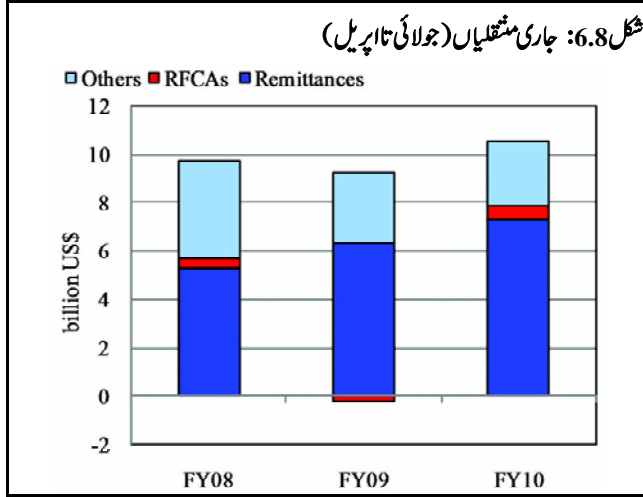
تاہم مذکورہ بالا فوائد قرض کے بڑھتے ہوئے حجم کے باعث آئی ایم ایف کو بلند ادائیگی، اور زرمبادلہ کے ذخائر پر کم آمدنی کے سبب جزوی طور پر زائل ہو گئے۔

⁴ مالی کاروبار کے منافع اور منافع منقسمہ کی مجموعی ادائیگی 47.7 بلین ڈالر میں سے حبیب بینک لمیٹڈ کا حصہ تقریباً 30 بلین ڈالر تھا۔ 2009ء کے سالانہ نتائج کی بنیاد پر حبیب بینک نے فروری 2010ء کے اختتام پر فی حصص منافع منقسمہ 6 روپے کا اعلان کیا۔

⁵ زیادہ تر کمپنیاں اپنا منافع اور منافع منقسمہ سالانہ بنیاد پر اپنے ملک بھیجتی ہیں۔ بعض کمپنیوں کا مالی سال جنوری تا دسمبر ہوتا ہے اور بعض کا جولائی تا جون۔ آڈٹ اور دیگر کاموں میں چونکہ تین سے چار مہینے لگ جاتے ہیں اس لیے زیادہ تر ترسیل ہمارے مالی سال کی دوسری یا چوتھی سہ ماہی میں کی جاتی ہے۔

6.2.4 جاری منتقلیاں

شکل 6.8: جاری منتقلیاں (جولائی تا اپریل)

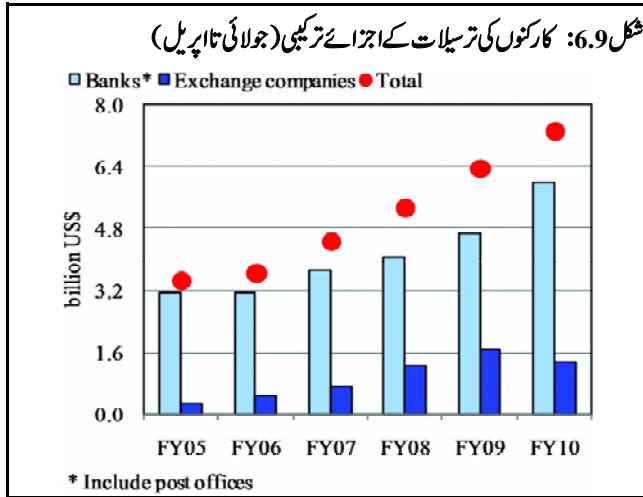


جولائی تا اپریل مہ 10ء کے دوران جاری منتقلیوں میں 16.9 فیصد اضافہ دیکھا گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 7 فیصد کمی کے برعکس ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات میں مستقل اضافے سے قطع نظر، اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقوم کی آمدنی سے مثبت ہو گئی اور حکومت⁶ کو خاصی مقدار میں نقد گرانٹس ملیں جس سے یہ قابل تعریف پیش رفت ہوئی (دیکھئے شکل 6.8)۔

تاہم دیگر نجی منتقلیوں (خاص کر اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں کی تبدیلی) میں کمی نے زیر جائزہ عرصے کے دوران حاصل ہونے والے مذکورہ فوائد کو جزوی طور پر متاثر کیا۔

کارکنوں کی ترسیلات

شکل 6.9: کارکنوں کی ترسیلات کے اجزائے ترکیبی (جولائی تا اپریل)



گزشتہ مسلسل چھ برس سے جولائی تا اپریل مدت میں کارکنوں کی ترسیلات میں مستحکم نمو دیکھی جا رہی ہے۔ رواں مالی سال اس مدت میں ترسیلات میں 15 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ پانچ برس کی اسی مدت کی اوسط نمو 14.9 فیصد سے زائد ہے۔

تاہم گزشتہ برسوں کے برعکس رواں مالی سال کے دوران تقریباً تمام کی تمام نمونینکوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات سے ہوئی اور مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی

ترسیلات میں گزشتہ چھ سال میں پہلی بار کمی دیکھی گئی (دیکھئے شکل 6.9)۔ بینکوں کے توسط سے ترسیلات میں طاقتور اضافے کی وجہ غالباً ”پی آر آئی“ کی تنہی کوششیں ہیں۔ علاوہ ازیں، بعض ترسیلات مبادلہ کمپنیوں سے بینکوں کو دو وجوہات کی بنا پر بھی منتقل ہوئیں

⁶ اس میں بنیادی طور پر اندرون ملک بے گھر ہونے والوں کے لیے 44 ملین ڈالر مالیت کی امریکی امداد شامل ہے۔

جدول 6.2: کارکنوں کی ترسیلات بلحاظ ممالک (جولائی تا اپریل)				
ملین ڈالر، فیصد حصہ، نمونہ فیصدی درجے میں				
ممالک	م 09ء	م 10ء	حصہ	نمونہ میں حصہ
عظیمی علاقہ	3,626.9	4,222.1	57.8	9.4
بحرین	127.6	128.5	1.8	0.0
کویت	360.3	369.3	5.1	0.1
قطر	276.7	299.1	4.1	0.4
سعودی عرب	1,264.1	1,525.9	20.9	4.1
عمان	231.4	236.0	3.2	0.1
عرب امارات	1,366.8	1,663.2	22.8	4.7
امریکہ	1,435.7	1,461.8	20.0	0.4
برطانیہ	468.0	734.6	10.1	4.2
کینیڈا	65.1	94.0	1.3	0.5
جرمنی	80.3	69.0	0.9	-0.2
جاپان	3.6	5.0	0.1	0.0
آسٹریلیا	26.8	48.6	0.7	0.3
دیگر	648.9	670.6	9.2	0.3
مجموعہ	6,355.1	7,305.6	100.0	15.0

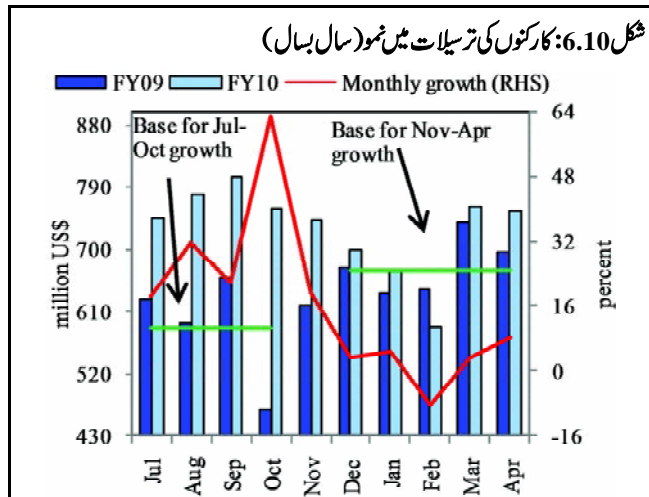
(الف) رقوم کی غیر قانونی منتقلی میں ملوث مبادلہ کمپنیوں کے خلاف مزید اقدامات کا امکان، اور

(ب) بینکوں کی طرف سے سخت مسابقت دکھائی گئی۔

ملکوں کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران ترسیلات میں زیادہ تر اضافہ متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور سعودی عرب سے ہوا۔ اضافہ دکھانے والے دیگر ممالک قطر، امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا ہیں (دیکھئے جدول 6.2)۔

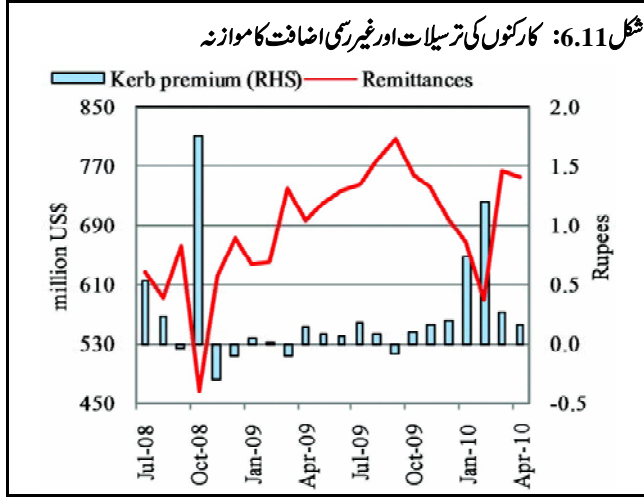
ماہانہ رجحانات

ماہانہ رجحان کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ترسیلات میں زیادہ تر نمو جولائی تا اکتوبر م 10ء میں ہوئی اور نومبر تا اپریل عرصے میں یہ نمو خاصی سست پڑ گئی (دیکھئے شکل 6.10)۔ ترسیلات کی نمو میں سست روی کو جزوی طور پر شماراتی کھیل کہا جاسکتا ہے کیونکہ گزشتہ مالی سال اکتوبر کے بعد والے مہینوں میں ترسیلات مستحکم ہو گئی تھی۔ اس کے علاوہ ممکن ہے کہ ترسیلات کی نمو میں یہ سست روی غیر رسمی بلند اضافت (high kerb market premium)، اور دسمبر 2009ء کے آخری ہفتے میں مذہبی تعطیلات اور دہشت گردی کے واقعات کی بنا پر کاروبار کے قفل کی وجہ سے بھی آئی۔



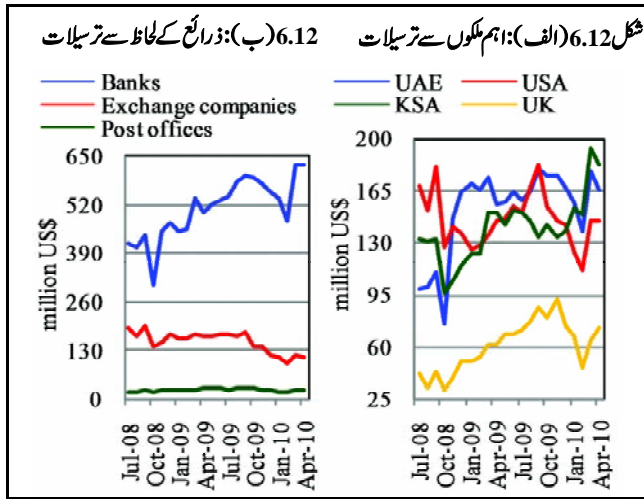
ترسیلات کی آمد کے معاملے میں غیر رسمی اضافت اہم عامل دکھائی دیتی ہے۔ مثال کے طور پر اکتوبر 2008ء میں اور فروری 2010ء میں غیر معمولی بلند اضافت ترسیلات کی آمد میں تیزی سے کمی کا باعث بنی (دیکھئے شکل 6.11)۔

مارچ تا اپریل 2010ء میں بحالی تاہم غیر رسمی اضافت میں کمی کے باعث مارچ تا اپریل 2010ء کے دوران تمام



بڑے ذرائع (ممالک) سے ترسیلات میں معمولی اضافہ دیکھا گیا (دیکھئے شکل 6.11)۔ یہ ایک جامع بہتری تھی کیونکہ نہ صرف تمام اہم ملکوں سے بلکہ تمام ذرائع (چینلز) سے بھی ترسیلات میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.12)۔

مارچ تا اپریل م س 10ء کے دوران ترسیلات میں زیادہ تر اضافہ بینک کے توسط سے آنے والی رقم میں ہوا، بلکہ اس مہینے کے دوران اس توسط سے آنے والی ترسیلات ریکارڈ بلندی پر جا پہنچیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک طرف مستحکم شرح مبادلہ کے نتیجے میں بیرونی کرنسی کھاتوں سے روپے میں منتقلی بڑھ گئی، اور دوسری طرف گھرانوں کے اخراجات پورے کرنے کے لیے ترسیلات بھجوانے میں اضافہ ممکنہ طور پر پاکستان ری بی ٹینس انی شیے ٹیو (پی آر آئی) کے تحت کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اس کے علاوہ مارچ کے دوران زائد ترسیلات کی آمد موسمی اضافے، اور فروری کے بچے کھچے لین دین کی بے باقی کی بھی عکاسی کرتی ہے۔⁷



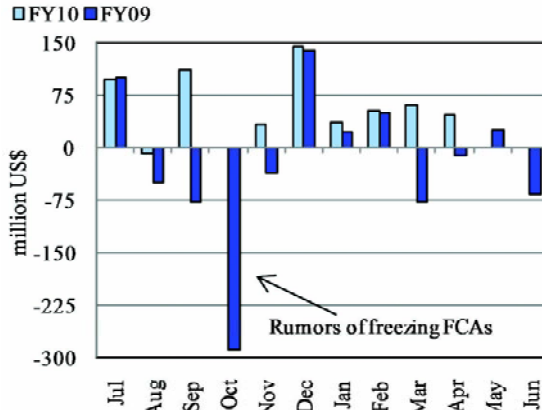
بعض وجوہات کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ 2009ء میں کارکنوں کی ترسیلات کی حاصل ہونے والی سطح آئندہ برقرار رکھنا مشکل ہوگا نیز عالمی کساد بازاری کے تاخیری اثرات بھی پڑ سکتے ہیں۔

اقتصادی بیرونی کرنسی کھاتے

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران اقتصادی بیرونی کرنسی کھاتوں میں (خالص) آمد بڑھ کر 574 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں⁷ گذشتہ دس سال کے رجحان سے معلوم ہوتا ہے کہ مارچ میں آنے والی ترسیلات بارہ مہینوں میں عموماً سب سے زیادہ ہوتی ہیں۔

230 ملین ڈالر کی ہوئی تھی۔

شکل 6.13: اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں خالص آمد

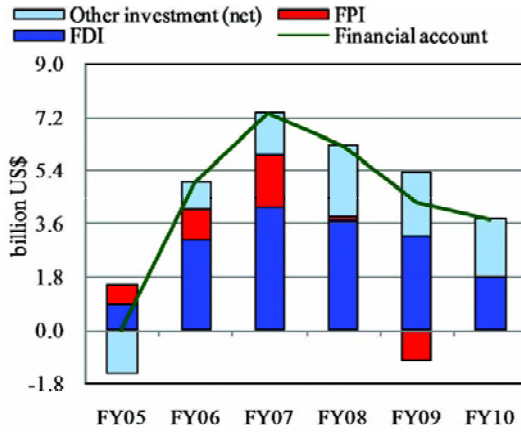


یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ خالص آمد میں پورے سال کے دوران سال بسال بہتری آئی (دیکھئے شکل 6.13)۔ اس بہتری کی وجوہات شرح مبادلہ میں نسبتاً استحکام کے علاوہ اقوام متحدہ، او جی ڈی سی اور ایک بجلی ساز ادارے سے رقوم کی بلند آمد ہے۔

6.3 مالی کھاتے کا توازن

مالی کھاتے کی فاضل رقم میں م س 08ء میں سامنے آنے والا بگاڑ جولائی تا اپریل م س 10ء میں بھی جاری رہا (دیکھئے شکل 6.14)۔ زیر جائزہ مدت کے دوران اس فاضل رقم میں 14.5 فیصد سال بسال کی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ دو سال کی اسی مدت میں ہونے والی اوسط کمی 22.6 فیصد رہی۔

شکل 6.14: فاضل مالی کھاتے کے ذرائع (جولائی تا اپریل)

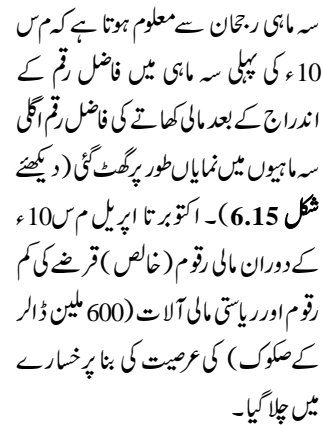


براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں معقول کمی کی وجوہات عالمی معاشی بحران کے تناظر میں بیرونی سرمایہ کاروں کا خطرات سے گریز کا رویہ، اور پاکستان میں بجلی کی شدید قلت

ہے۔ دوسری طرف بین الاقوامی ڈونرز کی طرف سے توقع سے کم تقسیم کے باعث قرضوں کی خالص آمد گھٹ گئی ہے۔ آئی ایم ایف سے ایس ڈی آرز کا (یک بارگی) اختصاص نہ ہوتا تو مالی کھاتے کی فاضل رقم مزید کم ہو جاتی۔

م س 10ء کے زیر جائزہ عرصے کے دوران اسٹاک مارکیٹ میں بیرونی سرمایہ کاری نمایاں طور پر بحال ہوئی ہے جو مثبت امر ہے۔⁸ تاہم یہ رقوم مختصر مدتی نوعیت کی، اور بے حد متغیر ہیں۔

⁸ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری دوبارہ بڑھ کر 570.9 ملین ڈالر ہو گئی ہے جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں خالص 451.1 ملین ڈالر کالے گئے تھے۔

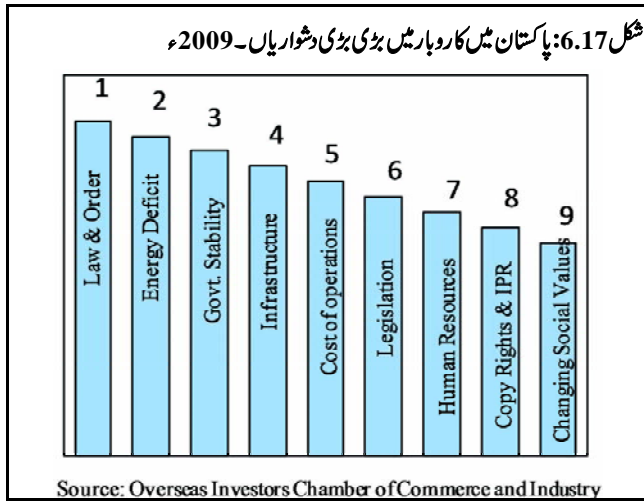
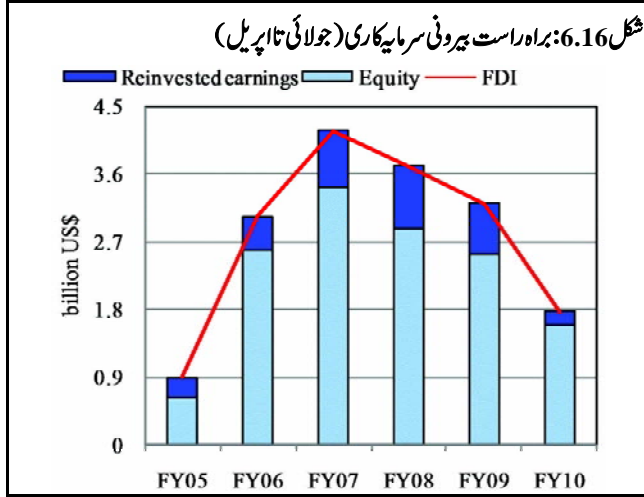


بیرونی سرمایہ کاری (خالص) میں جولائی تا اپریل ۲۰۱۰ء کے دوران کمی کی بنیادی وجہ بیرونی سرمایہ کاری میں ہونے والی معقول کمی ہے۔ یہ گزشتہ برس کے برعکس ہے، گزشتہ برس مجموعی سرمایہ کاری میں کمی کا سبب جزو دانی سرمایہ کاری سے رقوم کا کافی اخراج تھا۔

زیر جائزہ مدت کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 44.7 فیصد کمی آئی جبکہ جزدانی سرمایہ کاری سے خالص اخراج میں 95.4 فیصد

کم ہو گیا۔ ان میں سے موخر الذکر کا بنیادی سبب

دو سال تک مستحکم رہنے کے بعد براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران بڑی کمی واقع ہوگئی (دیکھئے شکل 6.16)۔ اس مدت کے دوران اس میں سال بسال کمی بڑھ کر 44.7 فیصد تک ہو گئی جبکہ گذشتہ دو سال میں اسی مدت کے دوران اوسطاً 12.4 فیصد کمی آئی تھی۔



اس کی کے پس پردہ مختلف عوامل ہیں تاہم اہم ترین عوامل یہ ہیں: امن کے حوالے سے پائے جانے والے خدشات اور بیرونی سرمایہ کاروں کا خطرات سے گریز، عالمی کساد بازاری سے بحالی اور سلامتی سے متعلق غیر یقینی حالات، نیز ملک میں بجلی کی قلت۔ پوری ہی دنیا میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کم ہوئی ہے جس کا تعلق بیرونی سرمایہ کاروں کے محتاط رویے سے ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کے ”اوپر سیز انویسٹرز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری“ کے 2009ء میں ہونے والے سروے کے مطابق پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاروں کی طرف سے کم سرمایہ کاری کی بنیادی وجہ بد امنی اور بجلی کی قلت ہے (دیکھئے شکل 6.17)۔

تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مجموعی سرمایہ کاری میں ایک تہائی کمی نو سرمایہ کاری آمدنی گھٹنے سے آئی جبکہ بقیہ کمی ایکویٹی رقم اور بین الادارہ قرضہ جات میں تخفیف سے ہوئی۔ ان میں سے اول الذکر کی وجہ یا تو کم منافع یا

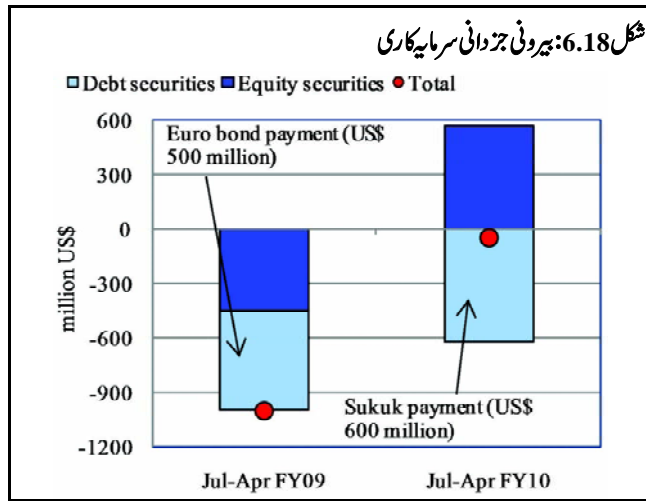
بھاری خسارہ تھا جبکہ موخر الذکر کی وجہ کم منافع اور بیرونی سرمایہ کاروں کو قرضے کے حصول میں دشواری، دونوں تھی۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اگرچہ تمام ہی شعبوں میں کم ہوئی، بھاری تخفیف (تقریباً 70 فیصد) ٹیلی مواصلات اور مالی کاروبار کے شعبوں میں کم سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے جدول 6.4)۔ نو سرمایہ کاری کم آمدنی سے قطع نظر، جس چیز نے شعبہ ٹیلی مواصلات میں بیرونی سرمایہ کاری کو بری طرح متاثر کیا وہ منڈی میں مزید گنجائش کی غیر موجودگی اور سخت مسابقت تھی، جبکہ انضمام و تحویل کے کم سودوں اور بین الادارہ قرضہ جات کی کم واپسی کی وجہ سے مالی کاروبار میں سرمایہ کاری متاثر ہوئی۔

اس کے علاوہ پیٹرولیم کی صفائی کے شعبے میں سرمایہ کاری گرتی قرضے کی وجہ سے کم ہوئی جبکہ تیل و گیس میں کم سرمایہ کاری کا سبب بد امنی ہے۔

جدول 6.4: برآمد راست بیرونی سرمایہ کاری (جولائی تا اپریل) بلحاظ شعبہ						
ملین ڈالر میں						
م 10ء			م 09ء			
مجموعہ	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	مجموعہ	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	شعبہ
79.1	32.2	46.9	58.0	53.7	4.2	کیمیکل
70.3	55.2	15.1	103.7	73.3	30.4	پٹرولیم کی صفائی
604.7	156.7	448.0	612.1	188.9	423.3	تیل و گیس کی تلاش
0.5	0.5	0.1	31.7	22.7	9.0	سینٹ
11.0	-101.5	112.5	73.3	-18.3	91.6	بکلی
86.3	-5.0	91.3	76.8	-1.3	78.1	تعمیرات
78.0	26.7	51.3	147.7	38.4	109.3	تجارت
309.8	-84.7	394.5	767.1	-42.4	809.4	ٹیلی مواصلات
133.0	31.1	101.9	681.0	186.7	494.3	مالی کاروبار
44.5	3.8	40.7	79.9	4.4	75.6	ذاتی خدمات
355.7	49.7	306.0	573.5	157.7	415.8	دیگر
1,772.9	164.7	1,608.2	3,205.0	663.9	2,541.1	مجموعہ

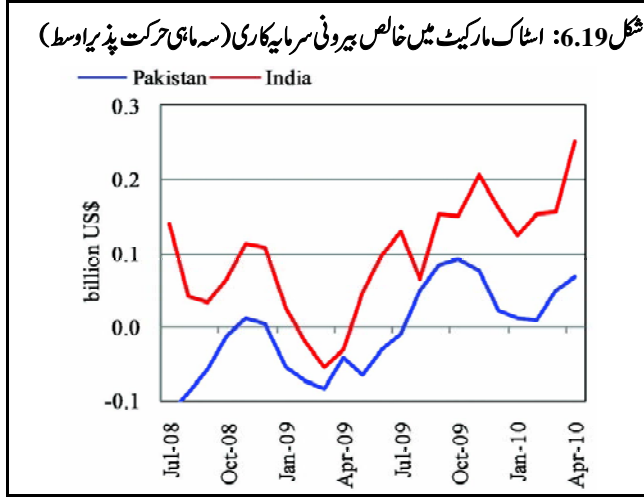
بیرونی جزدانی سرمایہ کاری



جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے رقوم کے خالص اخراج میں سال بسال خاصی کمی دیکھی گئی۔ اس کی واحد وجہ ایکویٹی منڈی میں آنے والی بیرونی رقوم کی بحالی ہے جس نے 600 ملین ڈالر کی صکوک ادائیگی کے بڑے حصے کی تلافی کر دی (دیکھئے شکل 6.18)۔ جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری سے خالص اخراج گھٹ کر 46 ملین ڈالر رہ گیا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں خالص اخراج ایک ارب ڈالر⁹ ہوا تھا۔

علاقائی رجحان کے مطابق اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری خاصی حد تک بحال ہو گئی جو جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران 571 ملین ڈالر تک جا پہنچی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 451 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا۔ منڈی کے ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ ادارہ جاتی بیرونی سرمایہ کار

⁹ اس میں 500 ملین ڈالر یورو بانڈ کی ادائیگی شامل ہے۔



علاقے کی دوسری بڑی منڈیوں کے ساتھ ساتھ پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ میں بھی اکثر سرمایہ لگاتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان اور بھارت کی اسٹاک مارکیٹوں میں بیرونی سرمایہ کاری ایک دوسرے سے خاصی مربوط ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔ پاکستان کی ایکویٹی منڈی میں بیرونی سرمایہ کاری رقوم کی بھاری آمد کا سبب بننے والے دیگر عوامل یہ ہیں: (الف) ایم ایس سی آئی فرنیچر مارکیٹ انڈیکس میں پاکستان کا دوبارہ اندراج، (ب) علاقائی منڈیوں کے

مقابلے میں پاکستان کی مارکیٹ ڈسکاؤنٹ پر ٹریڈنگ کر رہی ہے، اور (ج) پاکستان کے رسک پر بیم میں خاصی کمی جیسا کہ کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سی ڈی ایس) تفاوت میں کمی سے ظاہر ہے۔

واجب الادا برآمدی بل

واجب الادا مجموعی برآمدی بل میں جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران 370 ملین ڈالر اضافہ ہوا ہے جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 526 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی تھی۔ یہ سارے کا سارا اضافہ برآمد کنندگان کے پاس رکے ہوئے واجب الادا بلوں کی وجہ سے ہوا کیونکہ اس مدت کے دوران بینکوں کے پاس موجود بلوں میں 7 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی۔

برآمدی بلوں میں اضافے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں، ایک برآمدات میں اضافہ، دوسرے روپے کی قیمت گرنے کی توقعات۔

کرنسی اور امانتیں (اثاثے)

جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران کرنسی اور امانتوں میں 270 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 36 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بڑی وجہ تیل کی ادائیگیاں بین البینک منڈی کو منتقل ہونے کے باعث کمرشل بینکوں کے تجارتی نوٹروں میں کمی تھی۔

قرضوں کی آمد (خالص)

قرضوں کی خالص آمد جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران 0.6 ارب ڈالر رہ گئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں یہ 1.3 ارب ڈالر تھی۔ اس تخفیف کی وجہ نجی شعبے کو خام ادائیگی میں کمی تھی جبکہ سرکاری قرضے کی (خالص) آمد میں بھی کمی ہوئی۔ سرکاری قرضے کی آمد آئی ایم ایف سے برج مالکاری (1.1 ارب ڈالر)، ایشیائی بینک سے (0.2 ارب ڈالر) اور عالمی بینک سے (0.3 ارب ڈالر) کی بنا پر ہوئی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامی ترقیاتی بینک کے قرضے کی (323 ملین ڈالر) واپسی جو دسمبر 2009ء میں واجب الادا تھی، چھ ماہ کے لیے آگے بڑھادی گئی ہے۔

دیگر واجبات (خالص)

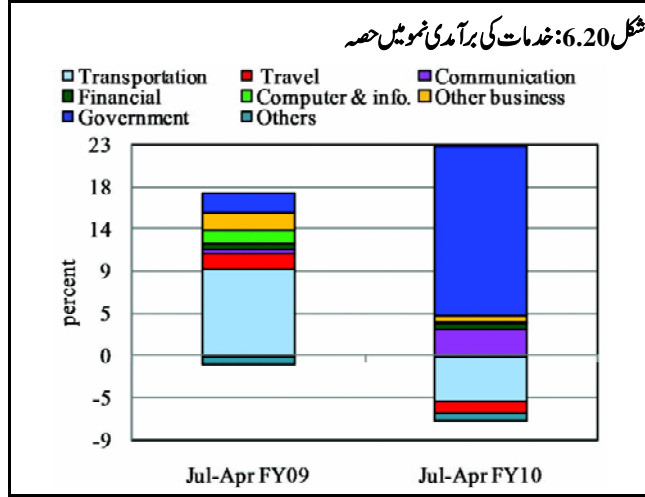
جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران دیگر واجبات (خالص) میں 1.1 ارب ڈالر کا معقول اضافہ آئی ایم ایف کے ایس ڈی آر کے اجرا کی بنا پر ہوا۔

6.4 خدمات کی تجارت

خدمات کے کھاتے کا خسارہ زیر جائزہ مدت کے دوران 39.0 فیصد سیکڑ 2.0 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں یہ 42.8 فیصد کم ہوا تھا۔ مذکورہ خسارے میں یہ کمی دو وجوہات سے ہوئی، خدمات کی درآمد میں 12.2 فیصد کمی اور خدمات کی برآمد میں 15.3 فیصد اضافہ۔

زرمبادلہ کمپنیوں سے قوم کے اخراج پر پابندیوں کی بنا پر اور اشیا کی گرتی ہوئی درآمدات کی بنا پر بار برداری کے اخراجات میں کمی کے پیش نظر خدمات کی درآمدی نمو میں کمی متوقع تھی۔ خدمات کی درآمدی نمو میں کمی کے ساتھ ساتھ سرکاری خدمات کی برآمدات میں اضافہ ہوا اور ٹیلی مواصلات خدمات کی برآمدی کارکردگی قابل تعریف رہی چنانچہ خدمات کی تجارت کا خسارہ معقول حد تک گر گیا (دیکھئے جدول 6.5)۔

جدول 6.5: خدمات کی تجارت میں خسارہ کم ہونے کے اسباب (جولائی تا اپریل)				
ملین امریکی ڈالر				
مئی 2009ء		مئی 2010ء		
قدر	مطلق تبدیلی	قدر	مطلق تبدیلی	
3,126	442	3,605	479	برآمدات
جس میں شامل ہیں:				
1,106	248	952	-154	نقل و حمل کی وصولیاں
95	7	185	90	ٹیلی مواصلات
465	183	537	72	لاجنٹ
461	-127	950	489	نان لاجنٹ
999	131	981	-18	دیگر تمام
6,344	-1,966	5,567	-777	درآمدات
جس میں شامل ہیں:				
3,119	103	2,812	-307	نقل و حمل کی ادائیگیاں
2,298	-2,017	1,646	-652	سفر و دیگر کاروبار
جس میں				
1,138	-2,161	553	-585	زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے ادائیگی
319	-37	505	186	سرکاری خدمات
608	-15	605	-3	دیگر تمام
3,218	-2,408	1,962	-1,256	تجارتی خسارہ



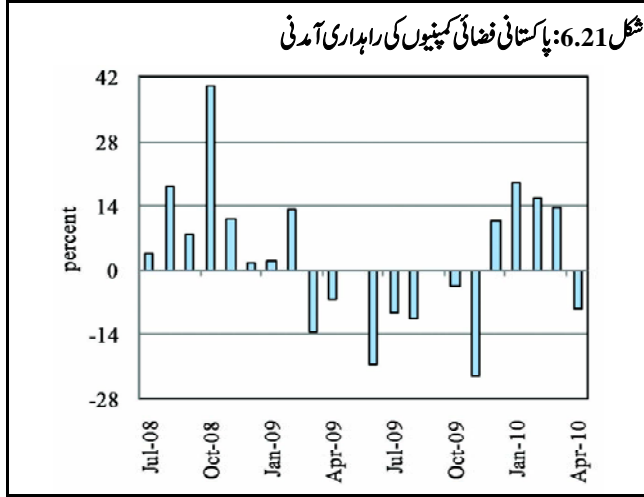
خدمات کی برآمد

خدمات کی برآمد میں جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران سرکاری خدمات کی وصولیوں میں بہتری کی بنا پر 15.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 16.5 فیصد کی مستحکم نمو ہوئی تھی۔ حالیہ نمو میں ٹیلی مواصلات، مالی کاروبار اور دیگر کاروبار نے بھی اپنا حصہ ادا کیا (دیکھئے شکل 6.20)۔

خدمات کی برآمد کے ماہوار سال بسال تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ فروری 2010ء

کے بعد سے برآمدات میں بہتری آئی ہے اور اس کا سبب مختلف عوامل کا مشترکہ اثر ہے مثلاً لاجسٹک سپورٹ کی رقوم کی آمد، پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی میں اضافہ، بین الاقوامی سیاحوں سے زائد وصولیاں، جائز ذرائع سے ٹیلی فونی کالوں کی آمدورفت اور دیگر متفرق کاروباری خدمات میں اضافہ (دیکھئے جدول 6.6)۔

جدول 6.6: اہم خدمات کی برآمد (م س 10ء)						
ملین ڈالر، فیصد نمو						
موسم			مطلق قدر			
جولائی تا مارچ	فروری تا مارچ	جولائی تا جنوری	جولائی تا مارچ	فروری تا مارچ	جولائی تا جنوری	
-13.9	13.4	-22.5	948	287	661	نقل و حمل
-12.5	12.5	-20.2	238	72	166	سفری خدمات
80.2	-6.7	182.4	200	56	144	مواصلات
-53.6	-20.0	-60.9	13	4	9	تعمیرات
-27.1	-16.7	-30.6	35	10	25	بیمہ
44.8	0.0	100.0	95	21	74	مالی
0.0	-2.4	0.9	155	41	114	کمپیوٹر اور اطلاعی ٹیکنالوجی
-45.5	100.0	-60.0	6	2	4	رہائشی اور لائسنس فیس
4.9	28.6	-3.7	432	144	288	دیگر کاروبار
			4	3	1	ذاتی، ثقافت اور تفریح
60.6	552.6	-22.1	1,486	868	618	سرکاری خدمات
15.5		-100.0	537	537	0	جس میں لاجسٹک معاونت
15.3	114.5	-13.2	3,612	1,508	2,104	مجموعہ



نقل و حمل کی خدمات کی برآمد جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران سال بسال 13.9 فیصد گر گئی جو کہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 28.9 فیصد نمو کے برعکس ہے۔ حالیہ کمی کا سبب بار برداری سے نسبتاً کم آمدنی، مقامی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی میں کمی اور غیر ملکی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی محدود سرگرمیاں ہیں۔ ذرائع نقل و حمل کی وصولیوں میں سب سے بڑا حصہ پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی کا ہوتا ہے جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں یہ 6.4 فیصد بڑھی تھی۔

ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.21) یہ اضافہ اس تناظر میں ہوا کہ بعض بین الاقوامی فضائی کمپنیوں نے سلامتی کی صورتحال کے باعث پاکستان میں اپنی سرگرمیاں بند کر دی تھیں۔¹⁰ علاوہ ازیں پی آئی اے نے چند نئے شہروں کے لیے پروازیں شروع کی ہیں اور بعض شہروں کے لیے اپنی پروازوں کی تعداد بڑھادی ہے۔ چنانچہ سفری خدمات کی برآمد کی ذیل میں بیرونی مسافروں کی کیٹیگری میں بھی اضافہ ہوا۔

جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران بار برداری آمدنی میں 29.7 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس مدت میں 1.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مصنوعات کی درآمد اور بار برداری اخراجات کی ادائیگی میں تعلق جتنا مضبوط ہے اتنا مضبوط مصنوعات کی درآمد اور بار برداری آمدنی میں نہیں ہے۔ بحری جہازوں کی ملکی کمپنیاں مجموعی ضروریات کا صرف 12 سے 13 فیصد پورا کرتی ہیں جبکہ غیر ملکی درآمد کنندگان بیرونی شپنگ کمپنیوں کو بار برداری کی جو ادائیگی کرتے ہیں وہ پاکستان کے کھاتے میں درج نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایشیا کی درآمد بڑھنے کی صورت میں یہ ضروری نہیں کہ پاکستان کی بار برداری آمدنی بھی بڑھے، جیسا کہ ایشیا کی درآمد اور بار برداری اخراجات کی صورت میں ہوتا ہے۔

سفری خدمات کی برآمد 12.3 فیصد گر گئی جس کی وجہ زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے وصولیوں میں آنے والی کمی تھی۔ ان کمپنیوں کے توسط سے آنے والی وصولیوں میں 56 ملین ڈالر کمی ہوئی جس کا تعلق اسٹیٹ بینک کی جانب سے ان کمپنیوں پر عائد بعض پابندیوں سے تھا۔¹¹

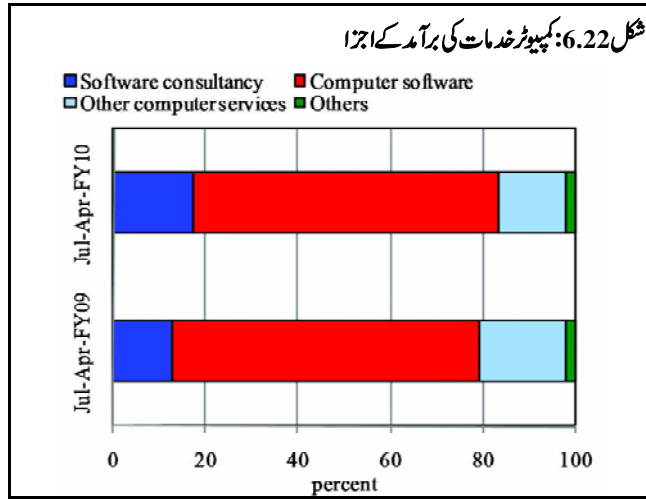
¹⁰ برٹش ایرویز نے مارچ 2009ء میں پاکستان سے اپنی پروازیں بند کر دی تھیں، اگست 2009ء سے فلج کی فضائی کمپنیوں نے پشاور سے اپنی پروازیں معطل کر دیں جبکہ سگا پورا ایر لائنز نے پاکستان میں اپنی سرگرمیاں فروری 2010ء میں روک دیں۔

¹¹ 2009ء سے پہلے یہ وصولیاں جاری منتقلیوں میں بطور contra item درج کی جاتی تھیں۔ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے رقم کی منتقلی کو کارکنوں کی ترسیلات اور دیگر رقم کی آمد زائل کر دیا کرتی تھی۔ 2009ء کے بعد سے ”دیگر رقم کی آمد“ کو بطور زرمبادلہ کمپنیاں، سفری خدمات کی وصولیوں میں درج کیا جاتا ہے۔

”غیر ملکی سیاحوں“ کے زمرے میں اضافے نے زرمبادلہ کمپنیوں کی وصولیوں میں کمی کا جزوی ازالہ کر دیا۔ غیر ملکی سیاحوں سے وصولیوں میں 14.5 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا ہے جو جولائی تا اپریل م س 09ء میں 168 ملین ڈالر تھیں اور رواں مالی سال 193 ملین ڈالر ہو گئیں۔

مواصلاتی خدمات کی برآمد میں 80.3 فیصد کا شاندار اضافہ ہوا، اس میں اہم حصہ ٹیلی مواصلاتی خدمات کی برآمد کا ہے جو گزشتہ برس کی زیر جائزہ مدت کے مقابلے میں رواں مالی سال 95.6 فیصد بڑھ گئی۔ دراصل پی ٹی اے نے غیر قانونی کالوں کا سلسلہ روکنے کے لیے Monitoring and Reconciliation of International Telephone Traffic کا اقدام کیا تھا۔ مذکورہ اضافہ رواں مالی سال تصفیے کی شرح میں کمی کی وجہ سے بھی ہوا۔¹²

ماہوار اعداد و شمار سے مارچ م س 10ء کے بعد سے ٹیلی مواصلات خدمات کی برآمدی نمویں کمی کا پتہ چلتا ہے۔ یاد رہے کہ مارچ 2009ء کے بعد سے بھی بین الاقوامی ٹیلی فون ٹریفک بڑھنے لگا تھا، یہ وہ زمانہ تھا جب پی ٹی اے نے ایف آئی اے کے تعاون سے ملک کے مختلف شہروں میں غیر قانونی آپریٹرز پر چھاپے مارے تھے۔



کمپیوٹر اور اطلاعاتی خدمات کی برآمد جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 0.4 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ دو سال سے اس مدت میں اس برآمد کی نمو 31.7 فیصد اور 44.9 فیصد رہی ہے۔ اس شعبے کی نمو کرنے کا تعلق غیر ملکی طلب کم ہونے سے ہے۔ سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات میں 35.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ کمپیوٹر سافٹ ویئر اور کمپیوٹر کی دیگر خدمات کی برآمد جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران بالترتیب 0.2 فیصد اور 21.5 فیصد کم ہو گئی۔

سافٹ ویئر کی برآمد اپنے حجم کے باعث گروپ کی مجموعی برآمدات پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے (دیکھئے شکل 6.22)۔

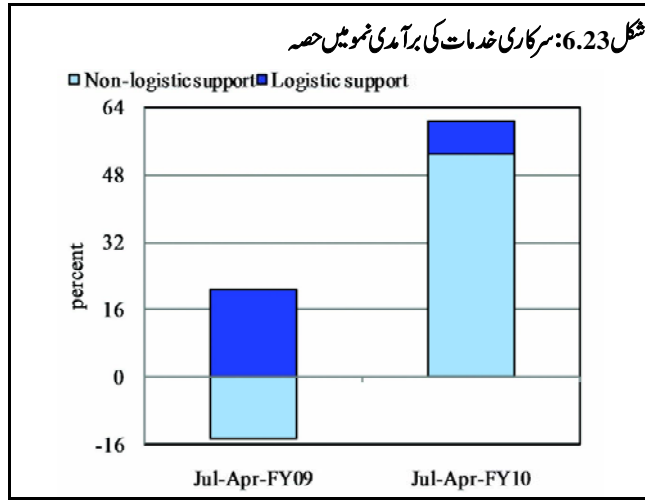
”گلوبل انفارمیشن ٹیکنالوجی رپورٹ 2009-2010ء“¹³ کے مطابق پاکستان کی پوزیشن گزشتہ برس کی 98 سے بڑھ کر 87 ہو گئی۔ اس طرح اس شعبے میں نمو کے موجودہ بردست امکانات اجاگر ہوئے ہیں اور یہ پاکستان کو زرمبادلہ کم کر دینے والا اہم شعبہ بن گیا ہے۔¹⁴

¹² دسمبر 2009ء کے ”ٹیلی کام سہ ماہی جائزے“ کے مطابق تصفیے کے نرخ 12.5 سینٹ فی منٹ سے گر کر 10.5 سینٹ فی منٹ ہو گئے۔

¹³ ”گلوبل انفارمیشن ٹیکنالوجی رپورٹ 2009-2010ء“ عالمی اقتصادی فورم نے جاری کی تھی۔

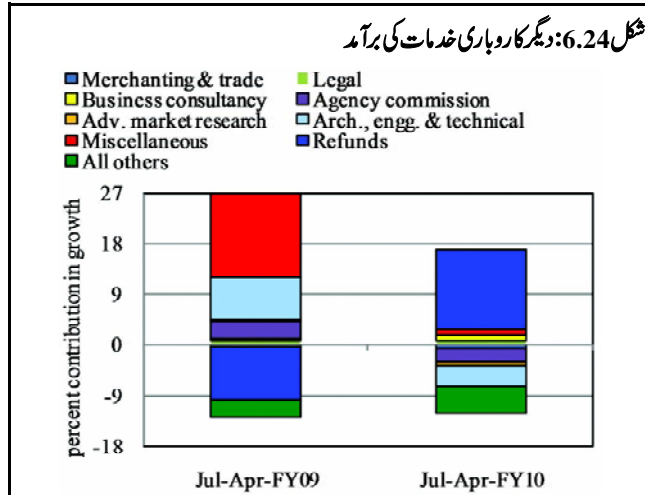
¹⁴ پی ایس ای بی کے مطابق اس صنعت کا حجم 2.8 ارب ڈالر ہے جبکہ برآمدات سے اس شعبے کی آمدنی 1.4 ارب ڈالر ہے۔

اس سب کے باوجود، آئی ٹی کے شعبے کے مسائل حل کرنے کی غرض سے ایک جامع پالیسی اختیار کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ عام مسائل یہ ہیں: قانون کا ادھورا نفاذ، اہل افرادی قوت کی کمی اور مالکاری کے مسائل۔ اس کے علاوہ جو غیر رجسٹرڈ سافٹ ویئر ہاؤسز ویب پورٹلز پر کام کر رہے ہیں انہیں ترغیبات دی جائیں۔

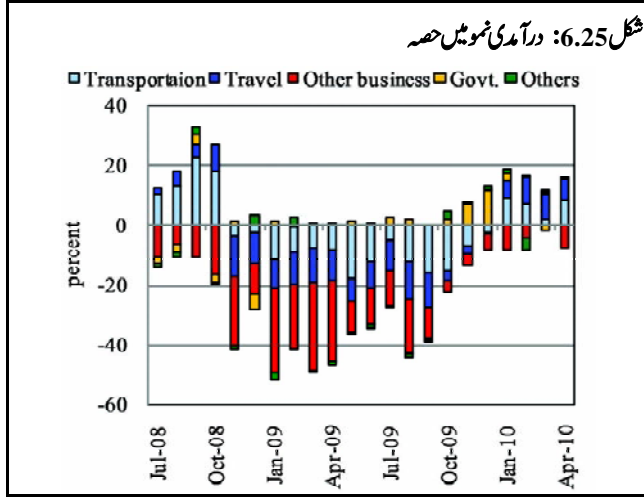


سرکاری خدمات کی برآمد میں جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران 60.7 فیصد معقول نمونہ ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 6.4 فیصد نمونہ ہوئی تھی۔ حالیہ نمونہ غیر لاجسٹک وصولیوں سے ہوئی کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران لاجسٹک تعاون میں 106.1 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.23)۔

غیر لاجسٹک تعاون بڑھنے کی وجہ پاکستان میں غیر ملکی سفارت خانوں کی طرف سے ترسیلات میں اضافے کے علاوہ بین الاقوامی تنظیموں کے توسط سے وصولیاں ہیں۔ امریکہ کی سفارتی سرگرمیوں کا بڑھنا بھی غیر لاجسٹک تعاون میں اضافے کی ایک وجہ ہے۔



دیگر کاروباری خدمات کی برآمد جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران 5.0 فیصد زائد ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 14.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ حالیہ نمونہ کی وجہ بازا دہائی میں کمی تھی تاہم تجارتی خدمات اور کاروباری مشاورت کی برآمد میں ہونے والے اضافے نے بھی اس گروپ کی برآمدات میں کردار ادا کیا (دیکھئے شکل 6.24)۔ زمرہ متفرق جس کا کاروباری خدمات کی مجموعی برآمدات میں سب سے بڑا یعنی 42.6 فیصد حصہ ہے، زیر جائزہ عرصے کے دوران 2.4 فیصد اضافہ ہوا، اس کے بعد ایجنسی کمیشن اور انجینئرنگ اور تکنیکی خدمات کے زمروں میں اس عرصے کے دوران کمی دیکھی گئی۔

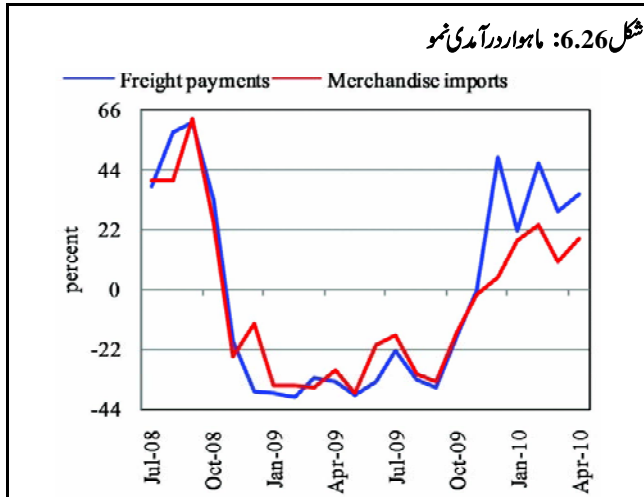


خدمات کی درآمد

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران خدمات کی مجموعی درآمدات 12.2 فیصد گر گئیں جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں کمی 23.6 فیصد ہوئی تھی۔ حالیہ تخفیف کی اہم وجوہات زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے رقوم کے اخراج میں مسلسل کمی نیز ایشیا کی درآمد گھٹنے کی بنا پر بار برداری اخراجات کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.25)۔

خدمات کی درآمدی نمونہ ستمبر 2008ء (م س 09ء) میں تیزی سے گری تھی جو کہ ایک زرمبادلہ کمپنی کے خلاف اقدام اور زرمبادلہ کے اخراج پر حد عائد کرنے کے اسٹیٹ بینک کے فیصلے کا اثر تھا، نیز اس وقت درآمدات بھی گری تھیں (دیکھئے شکل 6.25)۔ یہ رجحان ایک سال برقرار رہا تاہم دسمبر 09ء کے بعد سے خدمات کی درآمد بحال ہونا شروع ہوئی ہے۔ خدمات کی درآمد میں سال بسال ماہوار بحالی کا سبب مصنوعات کی درآمدات میں اضافہ، بلند سفری ادائیگیاں اور بین الاقوامی اداروں کے توسط سے ادائیگیوں میں اضافہ ہے۔¹⁵

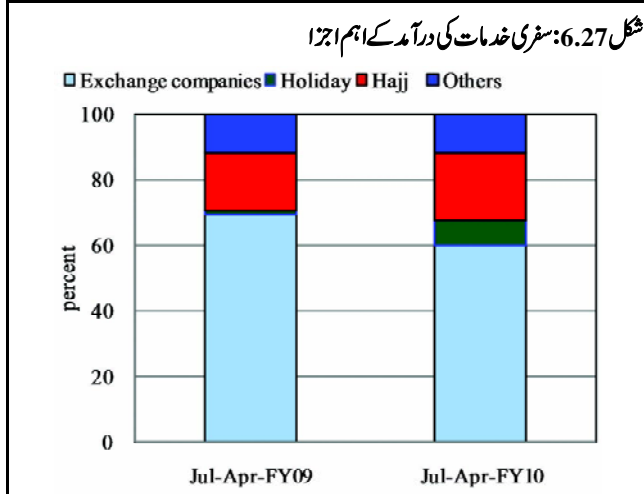
نقل و حمل کی خدمات کی ادائیگیاں جو خدمات کی مجموعی درآمدی ادائیگیوں کا نصف ہیں، جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 9.8 فیصد



گر گئیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ 3.4 فیصد بڑھی تھیں۔ حالیہ کمی کا بنیادی سبب گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال بار برداری کی کم ادائیگیاں ہیں کیونکہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں ایشیا کی درآمد گری ہے (دیکھئے شکل 6.26)۔

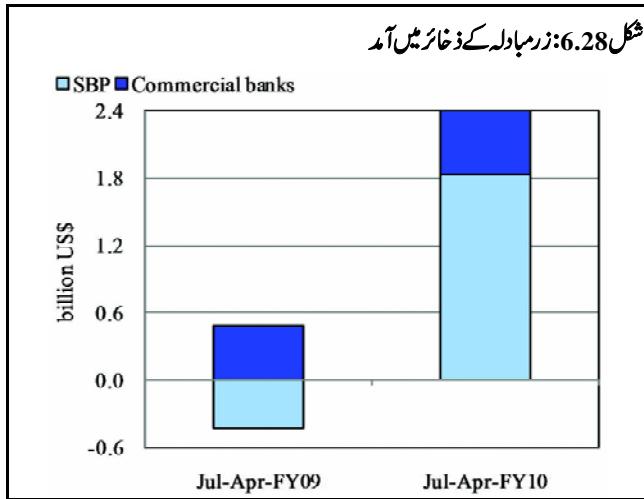
غیر ملکی فضائی کمپنیوں کی راہداری آمدنی اور پاکستانی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے اخراجات بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران کم ہوئے۔ بعض اہم بین الاقوامی فضائی کمپنیوں کی پروازیں

¹⁵ بین الاقوامی اداروں (اقوام متحدہ، عالمی ادارہ صحت، یو ایس ایڈو فیرو) کو ادائیگی روپے میں کی جاتی ہے جسے وصولیوں کے عوض، حساباتی مقصد کے لیے ڈالر میں درج کیا جاتا ہے۔



بندر رہنے کی وجہ سے بھی غیر ملکی کمپنیوں کی راہداری آمدنی محدود رہی۔ سنگا پور ایئر لائنز کی طرف سے پروازیں بند کیے جانے کے بعد اس زمرے کی درآمدات مزید گرنے کا امکان ہے۔¹⁶

زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے رقوم کے اخراج پر عائد رکاوٹوں کے سبب سفری خدمات اور دیگر کاروباری خدمات کی درآمدات توقع کے مطابق گر گئی۔ زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے ادائیگیاں، جن کا گروپ کی مجموعی درآمد میں بڑا حصہ ہے، جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران 51.4 فیصد کم ہو گئیں (دیکھئے شکل 6.27)۔

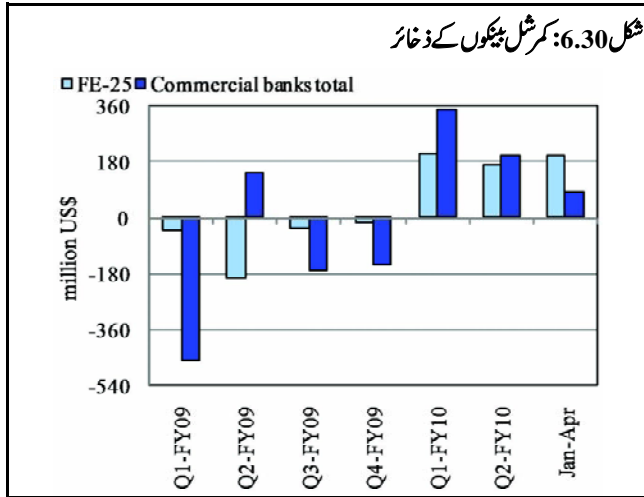
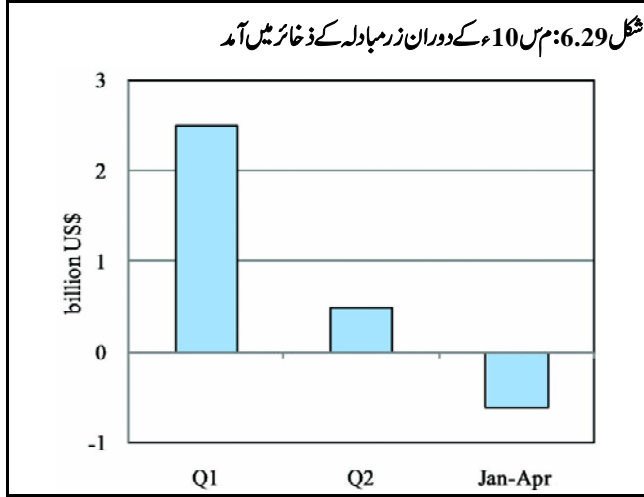


جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سفری خدمات کی ادائیگیاں اگرچہ 18.2 فیصد گریں، اس کا ذیلی زمرہ بیرون ملک تفریحی تعطیلات بڑھ کر 55 ملین ڈالر ہو گیا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ 8 ملین ڈالر تھا۔ یہ تبدیلی غالباً پاکستانی سیاحوں کی بین الاقوامی تفریحی مقامات میں دلچسپی کی عکاس ہے کیونکہ ملک کے اندر سلامتی کی صورت حال تشویش ناک ہے۔

سفری خدمات کی درآمد کی طرح دیگر کاروباری خدمات کی درآمد بھی 35.0 فیصد گر گئی۔ تاہم ماہوار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں زمروں میں گرنے کا رجحان سست ہوا ہے بلکہ سفری خدمات نے رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں مثبت نمو دکھائی ہے۔ دونوں زمروں میں بہتری کا رجحان چھاپوں اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے نتیجے میں زرمبادلہ کمپنیوں¹⁷ کے توسط سے ادائیگیاں کم ہونے پر ناخوشی کا اظہار ہے۔

¹⁶ سنگا پور کی قومی پرچم بردار سنگا پور ایئر لائنز نے پاکستان کے ادارہ شمسی ہوا بازی کو مطلع کیا کہ وہ 17 فروری 2010ء سے اپنی پروازیں بند کر دے گی۔

¹⁷ م س 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے اخراج پر کئی پابندیاں عائد کیں۔ اکتوبر م س 09ء میں ایک کمپنی پرائیف آئی اے نے چھاپہ مارا۔ ان دعوؤں کی بنا پر زرمبادلہ کمپنیوں سے برآمدات اور درآمدات دونوں کی ادائیگیاں نمایاں طور پر کم ہو گئیں۔



6.5 زرمبادلہ کے ذخائر

اپریل 2010ء کے اختتام پر پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 2.4 ارب ڈالر بڑھ کر 15.2 ارب ڈالر تک جا پہنچے (دیکھئے شکل 6.28)۔ اضافے میں بڑا حصہ (1.8 ارب ڈالر) اسٹیٹ بینک کے ذخائر کا ہے تاہم کمرشل بینکوں کے ذخائر میں بھی 560 ملین ڈالر اضافہ ہوا۔

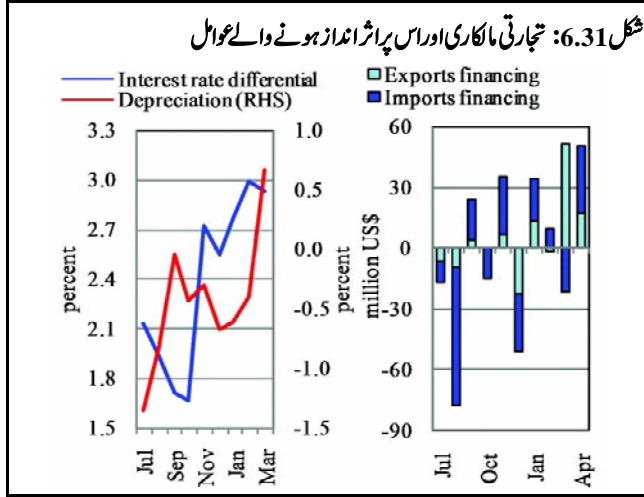
سہ ماہی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اضافہ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں ہوا اور اگلی دوسہ ماہیوں میں واجبی اضافہ ہوا۔ پہلی سہ ماہی میں اس اضافے کا بڑا سبب ایس بی اے کے تحت آئی ایم ایف سے ایس ڈی آر کا اختصاص تھا، چنانچہ اگلی سہ ماہیوں میں آئی ایم ایف کی جانب سے کم رقم ملنے کے باعث ذخائر میں اضافہ محدود رہا (دیکھئے شکل 6.29)۔

آئی ایم ایف کے تعاون سے قطع نظر، جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک

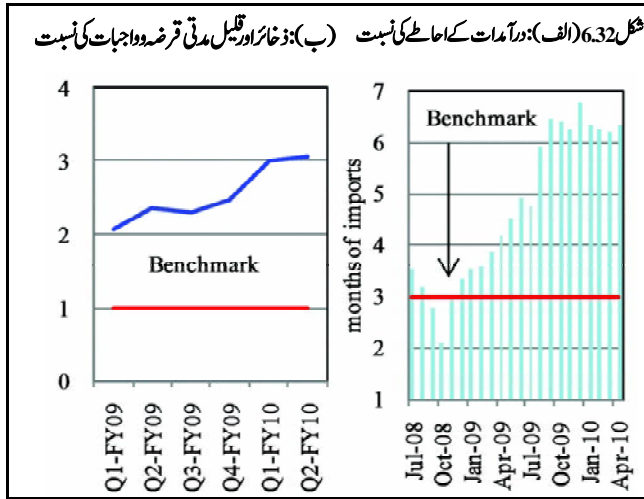
کے ذخائر میں اضافہ تیل کی ادائیگیاں بین الینک منڈی کو منتقل کرنے اور شرح مبادلہ میں ردوبدل کی وجہ سے بھی ہوا۔ ان میں سے اول الذکر اقدام سے منڈی میں مداخلت کی ضرورت کم ہوگئی اور موخر الذکر سے جاری حسابات کا خسارہ محدود رکھنے میں مدد ملی۔¹⁸

جولائی تا اپریل کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر میں اضافہ بیرونی کرنسی امانتیں بڑھنے اور بیرونی کرنسی میں قرضوں کی ادائیگی کی عکاسی کرتا ہے (دیکھئے شکل 6.30)۔ ان دونوں میں اضافہ شرح مبادلہ گرنے کی توقعات کا نتیجہ تھا جس سے نہ صرف بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقم آتی ہیں بلکہ ایف ای-25 کے تحت قرض لینے کی بھی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں اضافہ خاصا حیران کن ہے کیونکہ تیل کی ادائیگی بین الینک منڈی کو منتقل کی جاچکی ہے جس سے کمرشل بینکوں کے تجارتی نوٹسروں پر منفی اثر پڑتا ہے۔

18 اگر جاری حسابات کا خسارہ کم نہ ہوتا تو زرمبادلہ کے ذخائر ختم ہو جاتے یا پھر ان میں کوئی بہتری دکھائی نہ دیتی۔



زیر جائزہ عرصے کے دوران خالص تجارتی ماکاری میں 19.5 ملین ڈالر سال بسال کی آئی تاہم برآمدی ماکاری میں مارچ تا اپریل 2010ء کے دوران معقول ادائیگی ہوئی جو کہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت 0.7 اور 0.5 فیصد ماہانہ بڑھنے، اور شرح سود کے تفرق (جو کہ برآمدی نو ماکاری اسکیم اور بیرونی کرنی قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود ہے) میں اضافے کا نتیجہ ہے (دیکھئے شکل 6.31)۔



موزونیت سرمایہ کے اظہار سے موزونیت سرمایہ کا تجزیہ کرنے کے کئی طریقے ہیں جن میں سب سے عام طریقہ درآمدات کا احاطہ کرنے کی نسبت کا ہے۔ یہ طریقہ کم آمدنی والے ان ملکوں کے لیے زیادہ موزوں ہے جنہیں جاری حسابات میں دھچکوں کا خطرہ رہتا ہے اور جنہیں سرمائے کی منڈیوں تک مستحکم رسائی حاصل نہیں ہوتی۔ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران درآمدات گرنے سے پاکستان کی احاطہ درآمدات کی نسبت خاصی مستحکم رہی جو کہ چھ ماہ سے زائد ہے (دیکھئے شکل 6.32 الف)۔

ایک اور نشانیہ Greenspan-Guidotti قاعدہ ہے جو سرمایہ کھاتے کے بحران سے زد پذیری کو جانچتا ہے۔ قلیل مدتی قرضہ و واجبات کے ساتھ پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر کی نسبت دسمبر 09ء کے خاتمے پر 3.1 کی اطمینان بخش سطح پر تھی (دیکھئے شکل 6.32 ب)۔ اس نسبت کی نشانیہ سطح ایک ہے (دیکھئے ہاکس 6.1)۔¹⁹

¹⁹ ایس ڈی ایل میں قلیل مدتی مجموعی بیرونی قرضے کے ساتھ ساتھ ایک سال یا اس سے کم مدت میں واجب الادائی رقم اور یا سودی ادائیگی شامل ہے۔

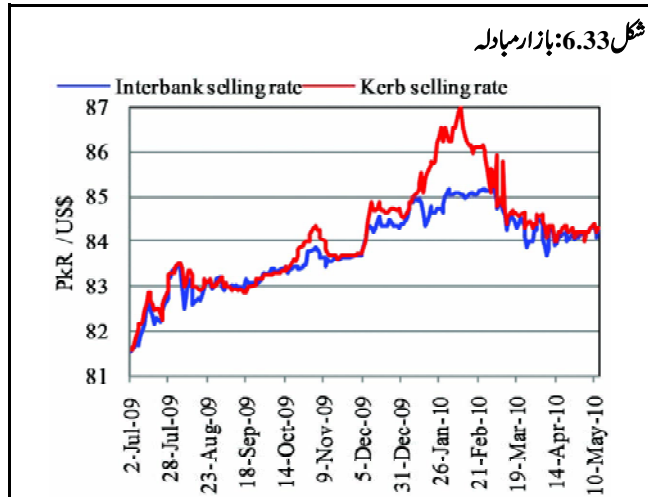
باس 6.1: زرمبادلہ کے ذخائر اور ایس ڈی ایل کی نسبت کی اہمیت اور قلیل مدتی بیرونی قرضے کی تشریح

زرمبادلہ کے ذخائر اور قلیل مدتی بیرونی قرضے کی باہمی نسبت کی زبردستی کے اظہار بے کے طور پر اہمیت واضح ہوتی جا رہی ہے۔
(1) جس ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور قلیل مدتی بیرونی قرضے کی باہمی نسبت پست ہوگی اسے بیرونی دھچکوں کا خطرہ زیادہ ہوگا۔ (2) یہ نسبت پست ہونا غیر محتاط اقتصادی پالیسیوں کا اظہار ہو سکتا ہے۔ (3) یہ نسبت کم ہو تو اقتصادی بحران زیادہ شدید ہوگا، کیونکہ اقتصادی حسابات کو متوازن کرنے کے لیے جاری حسابات اور شرح مبادلہ میں رد و بدل کا دائرہ بڑھ جاتا ہے۔

تاہم، اس اظہار بے کا تخمینہ آسان نہیں۔ ڈیٹا کے مسائل سے قطع نظر، قلیل مدتی بیرونی قرضے اور واجبات کی تشریح ہی اس اظہار بے کے تخمینے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ قلیل مدتی بیرونی قرضہ بیرون ملک سے آنے والا وہ قرضہ ہے جس کی عرصیت ایک سال یا اس سے کم ہو۔ قلیل مدتی قرضے کے لیے فی الحال دو تشریحاتیں اپنائی جاتی ہیں۔²⁰
(1) بقیہ عرصیت کا تصور: اس تصور کے مطابق وہ تمام بیرونی یا سرحد پار قرضہ قلیل مدتی قرضہ کہلاتا ہے جس کی ادائیگی اس کی حقیقی عرصیت سے قطع نظر، ایک سال کے اندر ہونی ہو۔ بینک برائے بین الاقوامی تصفیہ (آئی آئی ایس) اس تشریح کو استعمال کرتا ہے۔
(2) عالمی بینک کی اشاعت ”گلوبل ڈیولپمنٹ فنڈس“ کے مطابق قلیل مدتی قرضے میں صرف بیرونی واجبات شامل ہوتے ہیں، ان میں ترقی پذیر ملکوں کو دیے جانے والے ایک سال یا کم عرصیتوں کے سرکاری تجارتی قرضے بھی شامل ہیں، جیسا کہ ادائیگی ڈی نے بتایا ہے۔

6.6 شرح مبادلہ

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران پاکستانی روپے میں مقابلتا استحکام پایا گیا اور اس کی قیمت صرف 3.5 فیصد گری جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 16.3 فیصد گری تھی۔ جہاں، محدود تجارتی خسارہ اور کارکنوں کی ترسیلات میں پائیدار نمو روپے کے استحکام میں معاون ثابت ہوئی، وہاں مالی رقوم کی آمد میں کمی نے منفی اثر ڈالا۔ تاہم بیرونی کھاتے کا مجموعی توازن فاضل میں، اور ذخائر کی صورتحال مستحکم رہی، چنانچہ روپے پر پڑنے والے دباؤ سے نمٹنا آسان تھا۔



البتہ غیر رسمی منڈی میں جولائی تا اپریل پوری مدت کے دوران خاصا تغیر موجود رہا جس کی شروع میں وجہ جج کے موقع پر طلب، اور بعد میں وجہ تیل کی ادائیگیوں کی منتقلی تھی۔ غیر رسمی منڈی میں ڈالر کی طلب جنوری اور فروری میں خاص طور پر بلند تھی جس سے شرح مبادلہ میں غیر رسمی اضافت اور تغیر خاصا بلند ہو گیا (دیکھئے شکل 6.33 اور 6.34)۔

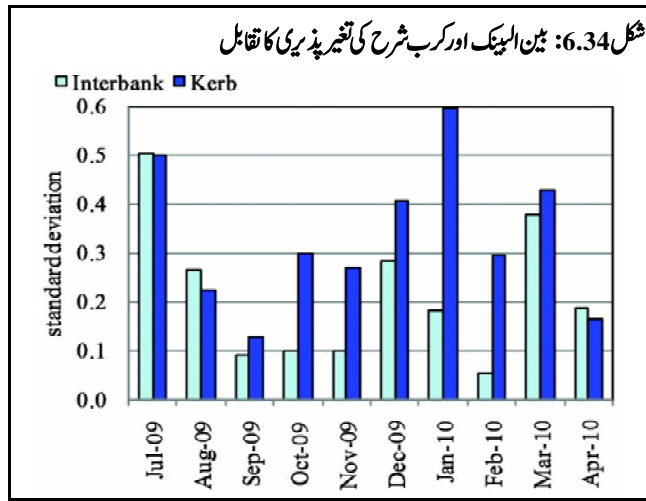
شواہد بتاتے ہیں کہ جنوری تا فروری م س 10ء میں ڈالر کی حد سے بڑھی ہوئی طلب

زیادہ تر سٹہ باز انتہی کیونکہ مارچ میں یہ دم توڑ گئی۔ غیر رسمی منڈی میں سٹہ باز اند دباؤ کا خاتمہ مارچ کے دوران جزو دانی سرمایہ کاری بڑھنے اور کارکنوں کی ترسیلات میں اضافے کی بنا پر بھی ہوا۔

²⁰ ماخذ: آئی ایم ایف۔

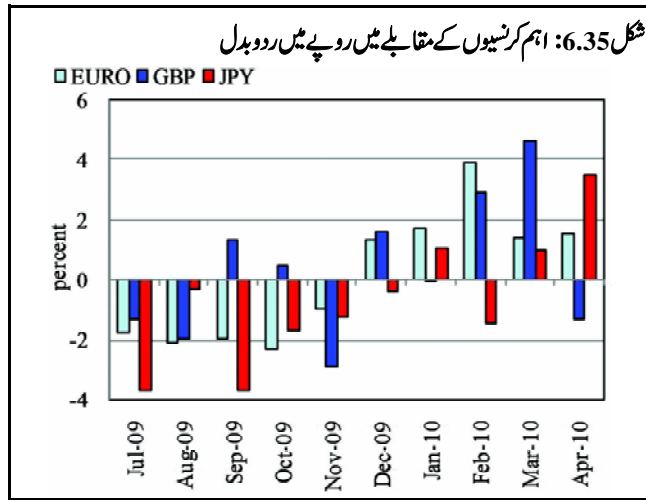
ان رقوم کی آمد سے روپیہ فروری میں ہونے والا نقصان کسی حد تک پورا کرنے کے قابل ہوا چنانچہ اختتام فروری سے اختتام اپریل 2010ء کے درمیان ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 1.22 فیصد بڑھ گئی۔

اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی کارکردگی



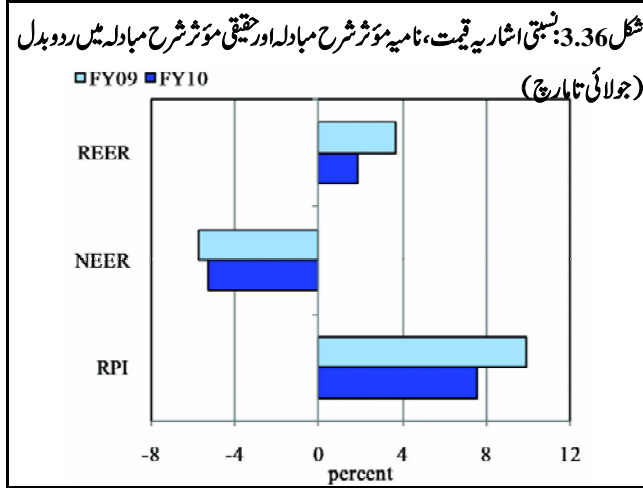
ڈالر دسمبر 2009ء سے اہم کرنسیوں یورو اور پونڈ کے مقابلے میں طاقتور ہو رہا تھا۔ یونان کے واقعات اور دوسرے یورپی ملکوں پرنگال، آئرلینڈ اور اسپین میں آئندہ مسائل کے حوالے سے پائی جانے والی تشویش ڈالر کو طاقتور کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک حقیقت یہ ہے کہ یورپ کی نسبت امریکہ کی معیشت میں بحالی کا عمل تیز ہے جس کا فائدہ ڈالر کو ہو رہا ہے۔

یورو اور پونڈ کے مقابلے میں ڈالر کے استحکام، اور ڈالر کے مقابلے میں روپے کے استحکام کا نتیجہ ہے کہ دسمبر 09ء کے بعد سے اہم عالمی کرنسیوں کے مقابل روپے کی قدر میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔



تاہم کرنسیوں کے بہ وزن تجارت مجموعے کے مقابل روپے کی قدر گری۔ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران نامیہ موثر شرح مبادلہ 4.6 فیصد کم ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 6.4 فیصد گری تھی (دیکھئے شکل 6.36)۔ حالیہ کمی، تجارتی شریک ملکوں کی

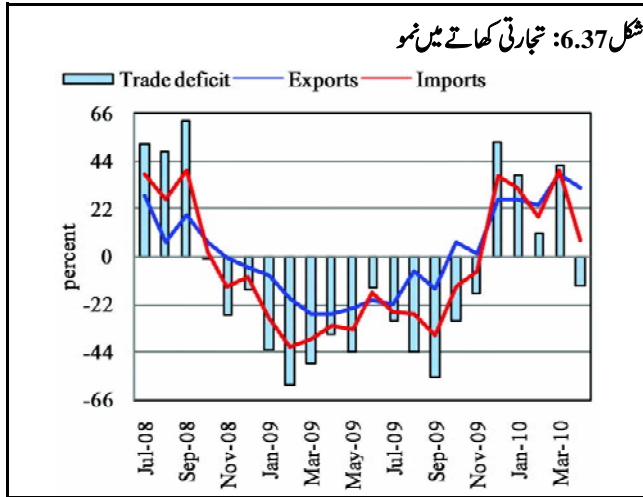
نسبت پاکستان میں بلند گرانی کے باعث نسبی اشاریہ قیمت میں ہونے والے اضافے سے زائل ہو گئی، چنانچہ حقیقی موثر شرح مبادلہ 3.5 فیصد بڑھ گئی (دیکھئے شکل 6.36)۔



6.7 تجارتی کھاتہ²¹

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران تجارتی خسارہ سال بسال 13.9 فیصد کم ہوا جس کی وجہ برآمدات میں سال سال 8 فیصد اضافہ اور درآمدات میں 2.8 فیصد سال سال کمی تھی۔

تجارتی خسارے میں ساری کی ساری کمی زیر جائزہ مدت کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران آئی، جس کا بنیادی سبب اس عرصے میں درآمدات کے نرخوں میں تیزی سے کمی اور نتیجتاً درآمدی اخراجات کا سکڑاؤ تھا۔ تاہم دسمبر 09ء کے بعد سے درآمدی نمو میں مستحکم بحالی آگئی جس نے درآمدی نمو کو پیچھے چھوڑ دیا۔ چنانچہ دسمبر 09ء کے بعد سے تجارتی خسارہ سال سال بڑھ گیا (دیکھئے شکل 6.37)۔

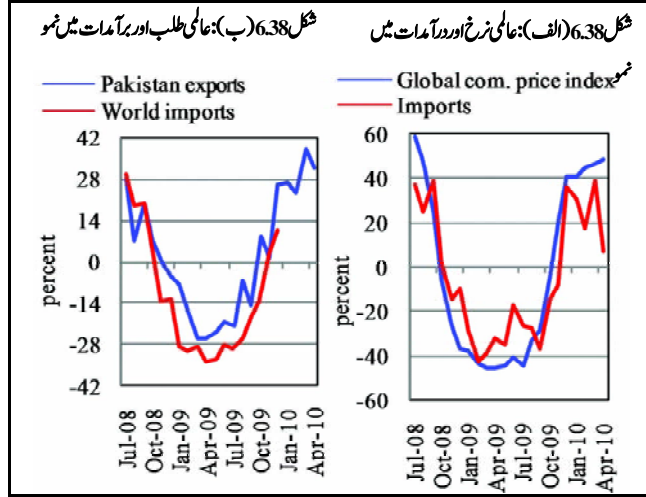


دسمبر 09ء کے بعد سے درآمدی نمو میں اضافے کا سبب قیمتوں کا دوبارہ سے بڑھنا ہے (دیکھئے شکل 6.38 الف) نیز ملکی طلب بھی پہلے سے بڑھی ہے اور اس میں ممکنہ طور پر حکومت کی پالیسیوں کا دخل ہے جو اقتصادی سرگرمیوں کو مہمیز دینا چاہتی ہے۔ ان پالیسی

اقدامات کے ساتھ ساتھ عالمی معیشت بھی کسی حد تک بحال ہوئی چنانچہ م س 10ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد درآمدی نمو کو دوبارہ بڑھانے میں بھی مدد ملی (دیکھئے شکل 6.38 ب)۔

مستقبل میں درآمدی بل نرخوں اور طلب کے مسلسل دباؤ کے نتیجے میں بڑھنے کا امکان ہے، تاہم اگر برآمدات میں بھی ایسا ہی اضافہ ہوا تو م س 10ء کا تجارتی خسارہ کم رکھنے میں مدد ملے گی۔

²¹ یہ تجزیہ وفاقی ادارہ شماریات (ایف بی ایس) کے فراہم کردہ عبوری اعداد و شمار پر مبنی ہے جس پر نظر ثانی باقی ہے۔ سیکشن ”ادائیگیوں کا توازن“ میں استعمال ہونے والے مبادلہ ریکارڈ کے اعداد و شمار کے ساتھ ان کی مطابقت ضروری نہیں۔

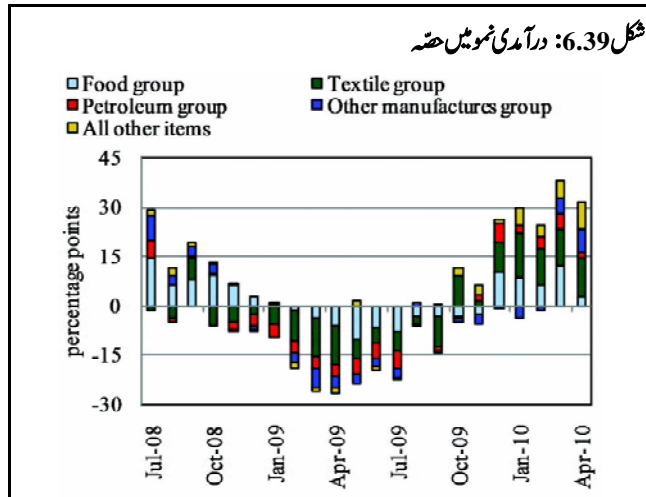


برآمدات

مختلف بیرونی ملکی عوامل نے جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران ملکی برآمدات کی سال بسال نمو 8 فیصد تک رکھنے میں مدد دی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں نمو 3.6 فیصد کم ہو گئی تھی۔

برآمدی نمو تقریباً ایک سال تک چاہد رہنے کے بعد اکتوبر 09ء سے بڑھنا شروع ہوئی (دیکھئے شکل 6.39)۔ یہ نمو وسیع الہیاد تھی اور اس میں غذائی گروپ کی بہتر کارکردگی، اور ٹیکسٹائل اور زیورات کی برآمد کارفرما تھی (دیکھئے جدول 6.7)۔

غذائی گروپ کی برآمدات میں اضافے کی بڑی وجہ چاول کی دیگر اقسام، پھل اور سبزیاں، اور گوشت زمرے کے برآمدی حجم میں اضافہ تھا جس میں چاول کی دیگر اقسام کے برآمدی حجم میں اضافے نے جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران برآمدی نمو میں سب سے زیادہ کردار ادا کیا۔ م س 09ء کے بقیہ ذخائر (دیکھئے پاکس 6.2) کے ساتھ ساتھ م س 10ء کے دوران چاول کی ہدف سے زائد پیداوار نے چاول کی برآمد بڑھائی۔²² علاوہ ازیں فلپائن اور بھارت میں چاول کی خراب فصل، اور کینیا کی طرف سے پاکستان کے اری-6 چاول کو دی جانے والی ترجیح میں توسیع سے بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران برآمدی حجم بڑھانے میں مدد ملی۔²³ تاہم، برآمدی حجم میں اضافے کا نصف سے زائد اثر اس عرصے کے دوران چاول کی برآمدی اکائی قیمت میں سال بسال کمی کے باعث زائل ہو گیا۔



²² م س 10ء کا چاول کی پیداوار کا ہدف 5.9 ملین ٹن تھا، جبکہ پیداوار کا تخمینہ 6.3 ملین ٹن ہے۔

²³ پاکستانی چاول کی برآمد پر 35 فیصد درآمدی ڈیوٹی عائد ہے جبکہ دوسرے ملکوں کے چاول پر 70 فیصد ڈیوٹی عائد ہے۔

جدول 6.7: برآمدی نمو کے اجزائے ترکیبی کا تجزیہ								
قدرتین ڈالر، نمونہ فیصد میں								
سہ ماہی سال سال نمو			جولائی تا اپریل م س 10ء					
قدر	نمو	مطلق تبدیلی	مقداری اثر	قیمت کا اثر	جہلی سرمایہ	دوسری سرمایہ	جنوری تا اپریل	
برآمدات میں نمونہ اہم اشیا								
جس میں شامل ہیں:								
116.6	30.6	-18.5	-418.8	758.4	339.1	44.1	1,108.9	چاول کی دیگر اقسام
34.2	53.8	9.0	22.5	272.0	294.5	32.1	1,211.0	سوتی دھاگہ
72.7	360.2	-28.1	50.7	102.2	153.0	66.9	381.5	آرٹ سلک اور سٹیتھک ٹیکسٹائل
16.1	26.0	293.6			201.1	102.6	397.0	زیورات
188.5	200.8	39.3	19.2	94.2	113.3	140.2	194.2	خام کپاس
46.0	147.4	11.8	21.8	54.7	74.1	55.1	208.8	پھل
44.4	10.9	4.7	-	-	112.3	22.0	621.6	کیمیکیل اور ادویات
82.1	34.9	-6.5	-	-	54.7	31.4	229.0	دیگر ٹیکسٹائل مواد
19.2	-1.3	-2.7	123.6	-71.1	52.5	5.2	1,059.6	سلاسلے ملبوسات
112.4	21.1	-43.9	-21.5	76.5	55.1	13.7	456.2	پتھر و لیم مصنوعات
18.0	-2.1	-22.6	-495.2	-3.2	-269.2	-2.6	10,016.3	دیگر
29.8	10.4	-14.9	-697.7	1,283.8	1,180.0	8.0	15,884.1	مجموعی برآمدات

چاول کے بین الاقوامی نرخوں کو جنوری تا جون 2008ء کے دوران غیر معمولی اضافے کے بعد اپنے طویل مدتی رجحان کی طرف لوٹنا تھا چنانچہ اکائی قیمت میں کمی عین متوقع تھی (دیکھئے شکل 6.40)۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران باسستی اور چاول کی دیگر اقسام کی اکائی قیمتیں گرنے کا ان دونوں زمروں میں خاصا بڑا منفی اثر پڑا۔

جدول 6.2.1: چاول کی برآمدات، صرف اور ذخائر کا تخمینہ				باس 6.2: چاول کی برآمدات کی ذخائر کی صورتحال	
ملین میٹرک ٹن				چاول کی برآمدات پاکستان میں سیزن نئی فصل کے آنے پر اکتوبر	
جولائی تا مارچ م س 10ء	م س 09ء	م س 08ء		الف	پیداوار
6.7	6.9	5.6		ب	ضیاع ²⁵
0.3	0.3	0.3		ج	الف-ب+ پچھلا بچاؤ ذخیرہ
9.1	7.5	5.7		د	برآمدات
3.3	2.7	2.8		ه	اوسط صرفہ
1.5	2	2		و-د=	باقی بہ دست
4.3	2.8	0.9			

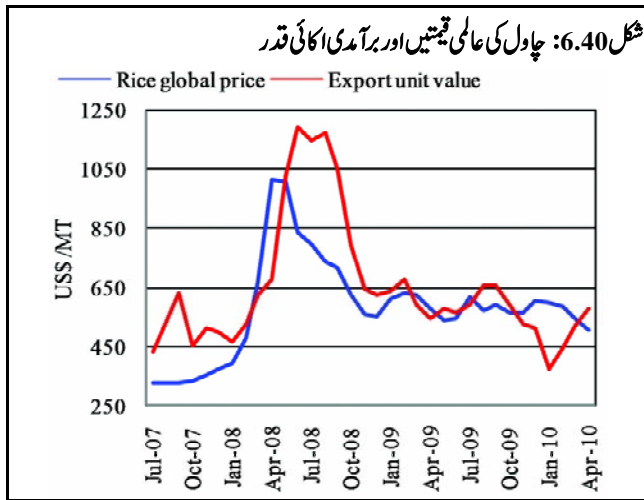
-(6.2.1)

24 اس میں یہ چیزیں شامل ہیں: (1) خریف ملکوں کی سخت مسابقت، (2) پاکستان اور ٹی پی سی کی طرف سے سرکاری خریداری جس کی وجہ سے چاول کی کئی قیمتوں میں متوقع بڑی کمی نہ آ سکی چنانچہ ملک کے برآمد کنندگان کی مسابقت متاثر ہوئی، (3) فصل کے حجم کے حوالے سے ابہام، جس کے باعث برآمد کنندگان قائل برآمدات فضل پیداوار کا تخمینہ نہ لگا سکے۔

25 ضیاع سے مراد فصل کی کٹائی اور پسائی کے دوران ہونے والا ضیاع ہے۔ تجزیے کی خاطر یہ مجموعی پیداوار کا 5 فیصد تصور کیا گیا ہے۔

میں 10ء میں چاول کی فصل سرکاری ہدف سے بہتر رہی اس لیے جولائی تا اپریل میں 10ء کے دوران چاول کے برآمدی حجم میں اگرچہ 66.6 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا، بہت سا ذخیرہ کاشت کاروں اور برآمد کنندگان کے پاس اب بھی پڑا ہوا ہے۔

فوری کے بعدویت نام اور تھائی لینڈ کے بین الاقوامی منڈی میں داخلے سے پاکستان کے لیے اپنا چاول مسابقتی نرخوں پر فروخت کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رواں مالی سال کا بہت سا چاول 11ء میں جانے گا۔ اس سے ملکی منڈی میں رسد کی بہتات پیدا ہو سکتی ہے جس سے برآمد کنندگان اور چاول کے کاشت کاروں کی بری طرح متاثر ہوں گے۔ زیادہ پریشان کن حقیقت یہ ہے کہ ان نقصانات کے پیش نظر کاشت کار چاول کا زبردستی رقبہ کم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے چنانچہ میں 11ء میں ملک زرمبادلہ کمانے کے اہم ذریعے سے محروم ہو سکتا ہے۔



جولائی تا اپریل میں 10ء کے دوران چاول کی طرح پھل، سبزی اور گوشت کی بھی برآمد بڑھانے میں ان کے برآمدی حجم میں بھاری اضافے نے مدد دی (دیکھئے جدول 6.8)۔ جن پھلوں کی برآمد بڑھی ان میں آم، کھجور، خوردنی گری اور کیو شامل ہیں۔²⁶ مارکیٹنگ کی بہتر کوششیں اس نمو میں سب سے اہم عامل تھیں۔²⁷

اسی طرح جولائی تا اپریل میں 10ء کے دوران گوشت کے برآمدی حجم میں بھی خاصا اضافہ ہوا۔ سعودی عرب کو کبیری کے گوشت کی برآمد گئی ہو گئی جس سے گوشت کی مجموعی برآمد میں اس کا حصہ 21 فیصد سے بڑھ کر 35 فیصد ہو گیا۔ گذشتہ مالی سال سعودی عرب نے ایتھوپیا سے گوشت درآمد کرنے پر پابندی لگا دی تھی اور حالیہ اضافہ اسی پابندی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ ایتھوپیا سعودی عرب کو گوشت فراہم کرنے والا اہم ملک ہے۔

جدول 6.8: غذائی گروپ کی برآمدات (جولائی تا اپریل)			
تبدیلی ملین ڈالر میں، فیصد نمو			
مقدار میں فیصد نمو	قدر میں فیصد نمو	مطلق تبدیلی	چاول
66.2	7.4	125.6	چاول
2.7	-23.4	-212.9	باستی
100.5	44.1	339.5	غیر باستی
40.6	55.0	74.1	پھل
7.3	71.2	41.9	سبزیاں
42.0	39.8	23.8	گوشت اور گوشت کی مصنوعات
دستیاب نہیں	8.0	180.2	مجموعہ

متعدد زرعی زمروں کی برآمدات (پھل، سبزی، گوشت، مچھلی وغیرہ) ان اشیاء کی بڑے پیمانے پر اسمگلنگ کی وجہ سے دباؤ میں ہیں۔ اسمگلنگ کو بڑھاوا ملنے کی وجوہات یہ ہیں: (1) ان زمروں کی برآمد کے لیے عام طور پر ایس پی ایس سے متعلق سخت ضوابط لاگو ہوتے ہیں، چنانچہ ان ضوابط سے بچنے کے لیے اسمگلنگ کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے، (2) ایران کو اسمگلنگ بڑھنے کی ایک وجہ اس پر عائد بین الاقوامی

²⁶ آم، کھجور، خوردنی گری اور تازہ کیوی کی برآمدی نمو جولائی تا اپریل میں 10ء کے دوران بالترتیب 29، 450 اور 28 فیصد رہی۔

²⁷ پاکستان بڑھتی ہوئی طلب اور مارکیٹنگ کی بہتر کوششوں کی بنا پر روس، ایران، پولینڈ، سوڈان وغیرہ کو برآمدات بڑھانے کے قابل ہوا۔

پابندیاں بھی ہیں جس کی وجہ سے بہت سے بینک ایران کے لیے مراسلہ اعتبار کھولنے سے گریزاں ہیں، (3) بعض ممالک درآمدات پر بھاری ڈیوٹیاں عائد کر دیتے ہیں جن سے بچنے کے لیے اسمگلنگ کی جاتی ہے۔ مذکورہ اشیا کی اسمگلنگ سے نہ صرف ملک زرمبادلہ کمانے سے محروم ہو جاتا ہے (کیونکہ اشیا کا تبادلہ کیا جاتا ہے یا پھر ادائیگی ملکی کرنسی میں کی جاتی ہے) بلکہ ان اشیا کی ملکی قیمتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اوقات اسمگل شدہ اشیا کے خراب معیار کی بنا پر باضابطہ تجارت پر بھی پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔

جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمد میں 7.1 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس مدت میں 9.2 فیصد سال بسال کمی آئی تھی۔ زیادہ تر اضافہ کم قدر اضافی کے حامل زمروں میں ہوا مثلاً خام کپاس، سوتی دھاگہ، وغیرہ (دیکھئے جدول 6.9)۔ بلند قدر اضافی والے زمروں سے سلائے ملبوسات اور تولیے کی برآمد میں بھی کچھ اضافہ ہوا۔

جدول 6.9: ٹیکسٹائل برآمدات - مقدار اور قیمت کا اثر (جولائی تا اپریل)						
ملین ڈالر						
م 10ء		م 09ء		مجموعی فرق		
قیمت کے باعث	مقدار کے باعث	قیمت کے باعث	مقدار کے باعث	مجموعی فرق	مقدار کے باعث	قیمت کے باعث
				-800.8		ٹیکسٹائل گروپ
جس میں شامل ہیں						
19.2	94.2	113.3	-9.4	32.2	22.8	خام کپاس
22.5	272.0	294.5	-69.0	-97.5	-166.5	سوتی دھاگہ
47.7	-223.2	-175.4	18.5	-3.3	15.2	سوتی کپڑا
111.1	-121.2	-10.1	-240.6	145.2	-95.3	بٹے ہوئے ملبوسات
-36.4	27.8	-8.6	-108.0	-67.3	-175.2	چادریں
-116.1	141.5	25.5	-38.0	65.1	27.1	تولیے
123.6	-71.1	52.5	112.8	-289.3	-176.5	سلائے ملبوسات
50.7	102.2	153.0	0.0	-0.1	-0.1	آرٹ سلک اور سٹیفٹیک ٹیکسٹائل

رواں مالی سال ملک میں کپاس کی پیداوار بہتر²⁸ اور چین میں پیداوار کم ہونے سے²⁹ جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران پاکستان سے خام کپاس، سوتی دھاگے، اور مصنوعی ٹیکسٹائل کی برآمدات کی طلب بڑھ گئی۔ سوتی دھاگے کی برآمد بڑھنے سے ملک میں اس کی قلت ہو گئی چنانچہ سوتی دھاگے کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔ اس سے سوتی دھاگے کو بلند قدر اضافی والی مصنوعات میں استعمال کرنے والے برآمد کنندگان میں تشویش پھیل گئی۔³⁰ ان کی تشویش کم کرنے کے لیے حکومت نے سوتی دھاگے کی برآمد پر جنوری 2010ء میں حد عائد کر دی³¹ (دیکھئے شکل 6.41)۔ نتیجتاً م 10ء کے اگلے مہینوں میں سوتی دھاگے کی برآمد رک جائے گی۔

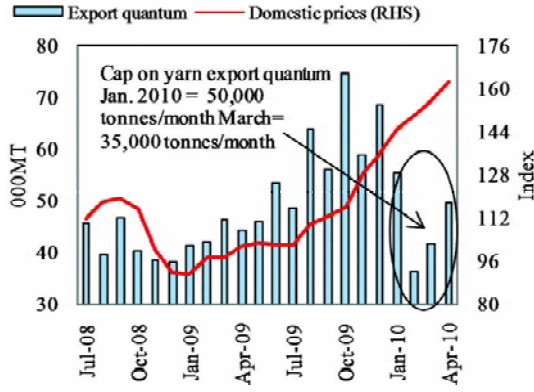
²⁸ م 10ء کے دوران کپاس کی پیداوار 12.06 ملین کانٹوں سے بڑھ کر 12.7 ملین کانٹیں ہو گئی۔

²⁹ م 10ء میں چین میں کپاس کی پیداوار سال بسال 14.4 فیصد کم ہوئی۔

³⁰ سوتی دھاگے کی مجموعی پیداوار میں دھاگے کی جو برآمدی مقدار م 09ء میں ماہانہ 18 ہزار ٹن تھی وہ جولائی تا مارچ م 10ء کے دوران ماہانہ 25 ہزار ٹن تک جا پہنچی۔

³¹ جنوری میں حکومت نے زیادہ سے زیادہ برآمدی مقدار ماہانہ 50 ہزار ٹن مقرر کی تھی جبکہ مارچ 2010ء میں یہ حد کم کر کے ماہانہ 35 ہزار ٹن کر دی گئی۔

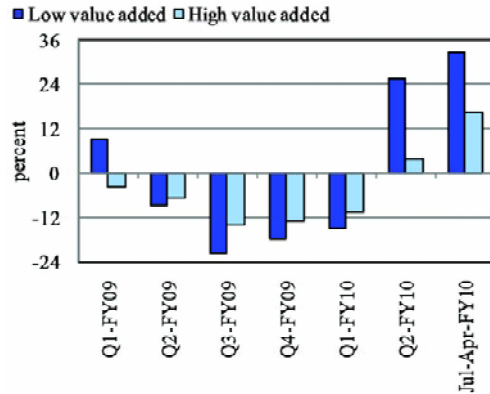
شکل 6.41: سوئی دھاگے کی برآمدات اور ملکی قیمتیں۔



دھاگے کی ملکی قیمتوں میں اضافے سے امکان ہے کہ سوئی کپڑے کی ملکی برآمدات بری طرح متاثر ہوں جس سے زیر جائزہ عرصے کے دوران ان کا برآمدی حجم خاصا گر گیا (دیکھئے جدول 6.9)۔

بلند قدر کے حامل زمروں کی برآمدرواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی سے معقول طور پر بہتر ہوئی (دیکھئے شکل 6.42)۔ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں ان زمروں کی برآمدی رقم میں ہونے والا زیادہ تر اضافہ برآمدی حجم بڑھنے سے ہوا (دیکھئے شکل 6.43)۔ اس سے بیرونی طلب بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ اشیا سازی کی ملکی صورتحال بہتر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

شکل 6.42: یکساں برآمدات۔ سال بسال نمو



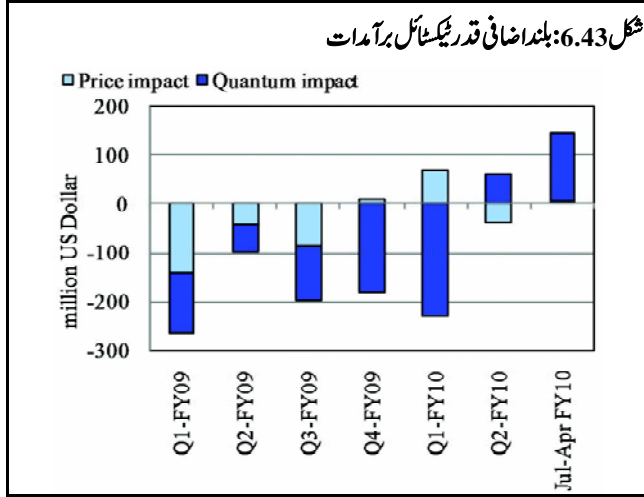
زیورات کی برآمد میں اضافے کا بنیادی سبب سونے کی عالمی قیمتوں میں سال بسال 23.2 فیصد کا تیز رفتار اضافہ اور عرب امارات اور امریکہ میں بلند طلب کی موجودگی ہے۔ نیز حکومت کی طرف سے دی گئی ترغیبات³² سے بھی اس زمرے کی برآمدات بڑھانے میں مدد ملی۔

جدول 6.10: دیگر اشیا کی برآمدات (جولائی تا اپریل)

مطلق تبدیلی	عمو	دیگر اشیا سازی میں حصہ
چمڑے کی مصنوعات	-102.3	12.7
انجینئرنگ کا سامان	-13.4	7.35
زیورات	201.0	12.58
گڑ	-42.4	1.27
سینٹ	-81.1	13.48
کل	21.8	0.7

بعض اہم زمروں مثلاً چمڑے کی مصنوعات اور سینٹ کی برآمدی کارکردگی جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سال بسال متاثر ہوئی (دیکھئے جدول 6.10)۔

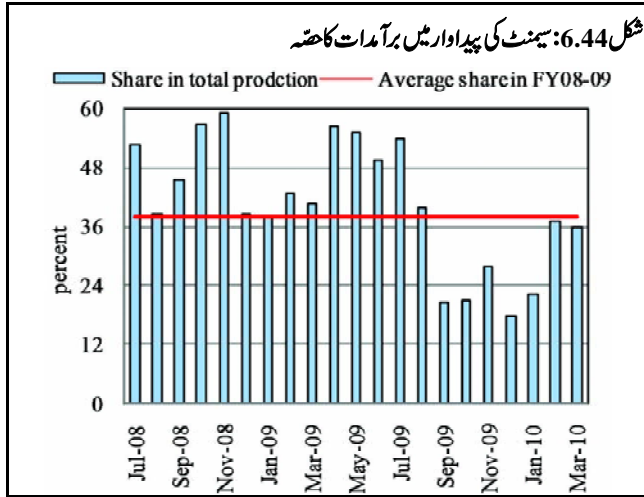
³² درآمدی سونے کے عوض سونے کے زیورات کی برآمد کی پینٹ کا عرصہ ”انٹرنیشنل ایکٹیم“ کے تحت 120 دن سے بڑھا کر 180 دن کر دیا گیا ہے۔ تمام ایکسیزوں کے تحت سونے، چاندی، پلاٹیم، ہیلڈیم، ہیرے اور قیمتی پتھروں کی درآمد معمول کے درآمدی کرایوں سے مستثنیٰ ہے۔



چمڑے کی مصنوعات کی برآمد میں کمی بیرونی طلب گرنے اور ملک میں موجود ساختی رکاوٹوں، دونوں کی وجہ سے ہوئی۔

جہاں تک سینٹ کی برآمد کا معاملہ ہے اس زمرے میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سال بسال کی حجم اور برآمدی اکائی قدر، دونوں کے گرنے سے آئی۔³³ اگرچہ زیر جائزہ عرصے کے دوران سینٹ کی پیداوار بڑھی تاہم مجموعی پیداوار میں برآمدات کا حصہ خاص کم ہو گیا (دیکھئے شکل 6.44)۔

سینٹ کا پیداواری حجم گرنے کا ایک سبب اہم درآمدی ملکوں افغانستان، بھارت، عرب امارات، اومان اور قطر وغیرہ میں طلب میں کمی بھی ہو سکتا ہے۔³⁴ تاہم مستقبل میں افریقی ملکوں میں طلب بڑھنے کا امکان ہے۔



درآمدات

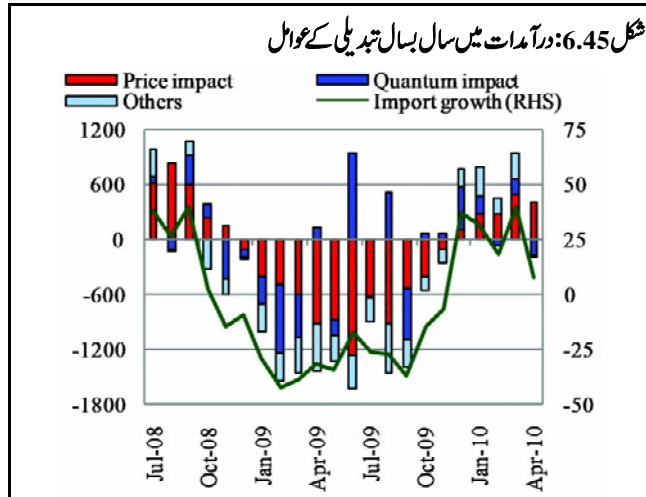
جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران درآمدات میں سال بسال 2.8 فیصد کمی آئی جو کہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 9.8 فیصد تھی۔ رواں مالی سال کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران درآمدی بل میں کمی قیمتوں کے نمایاں منفی اثر کی وجہ سے آئی۔³⁵ قیمتوں کا منفی اثر اتنا طاقتور تھا کہ اس نے زیر جائزہ تقریباً پورے عرصے میں درآمدی حجم بڑھنے کے اثرات کو زائل کر دیا۔³⁶

³³ آل پاکستان سینٹ مینوفچررز ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران سینٹ کی برآمد میں سال بسال 4.1 فیصد اضافہ ہوا۔

³⁴ زیر جائزہ عرصے کے دوران پاکستان کی برآمدات میں قطر کا حصہ 22 فیصد سے گر کر 14 فیصد رہ گیا، جبکہ اومان اور عرب امارات کا حصہ بالترتیب 10 سے 6 فیصد اور 15 سے 4 فیصد رہ گیا۔

³⁵ پیٹرولیم گروپ کی درآمد میں 58 فیصد کمی نرخوں کے اثر کی وجہ سے آئی۔

³⁶ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مقداری اثر 644 ملین ڈالر جبکہ قیمت کا اثر منفی 1,136.3 ملین ڈالر ہے۔



جہاں تک ماہانہ کارکردگی کا تعلق ہے، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے اور کئی زمروں کی ملکی طلب بڑھنے کی وجہ سے درآمدی نمود ستمبر 09ء اور اس کے بعد سے مثبت ہو گئی (دیکھئے شکل 6.45 اور جدول 6.11)۔

ان زمروں پر حجم بڑھنے کا اثر ہوا: جولائی تا اپریل مہ 10ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں سال بسال 1.3 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ حجم کے لحاظ سے خام تیل میں معمولی سال بسال کمی آئی، پیٹرولیم

مصنوعات کی درآمد میں خاصا اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 6.12)۔³⁷

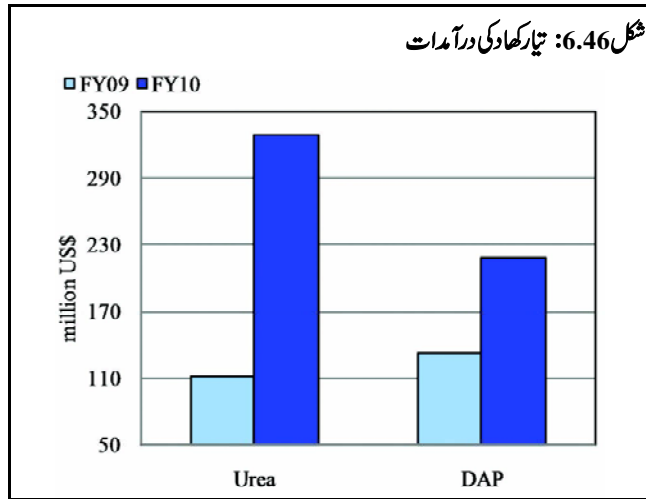
جدول 6.11: درآمدات میں مہ 10ء کا تجربہ (جولائی تا اپریل)							
قدر: ملین امریکی ڈالر، نمو فیصد میں							
	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر	نومیں فیصدی درجے ہفتہ	مطلق تبدیلی	نمو	مہ 10ء	مہ 09ء
اہم اشیاء جن میں اضافہ ہوا							
جس میں شامل ہیں:							
پیٹرولیم مصنوعات	1,112.9	-420.0	2.4	692.9	15.0	5,305.3	4,612.4
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	0.7	199.5	52.6	579.2	379.7
سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	0.7	193.6	25.6	948.9	755.3
طبی مصنوعات	160.9	2.8	0.6	163.6	36.5	611.4	447.8
تیار کھاد	415.3	-218.6	0.6	172.2	34.8	666.6	494.4
اہم اشیاء جن میں کمی واقع ہوئی							
جس میں شامل ہیں:							
ان پسی گندم	6.0	-1,024.3	-3.5	-1,018.3	-96.6	35.4	1,053.8
خام پیٹرولیم	-256.5	-334.9	-2.0	-591.4	-17.4	2,813.3	3,404.6
دیگر مشینری	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	-1.8	-509.7	-27.6	1,336.0	1,845.7
ٹیلی کام	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	-0.9	-258.5	-30.2	598.6	857.1
لوہا اور اسٹیل	-56.3	-16.3	-0.3	-73.1	-6.7	1,017.7	1,090.7
دیگر	452.9	-271.3	0.9	256.3	1.8	14,236.1	13,979.8
کل درآمدات	726.5	-1,173.9	-2.8	-798.8	-2.8	28,122.6	28,921.3

³⁷ مقدار کے لحاظ سے سب سے بڑا اضافہ فرنس آئل کی درآمد میں دیکھا گیا۔ فرنس آئل کی طلب بجلی ساز شعبے میں ہے، جبکہ گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی مستحکم فروخت، سی این جی اور پیٹرول کی قیمتوں کے کم ہوتے ہوئے فرق اور جزئیوں کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے موٹر گیسولین کی طلب بڑھ چکی ہے۔

جدول 6.12: پیٹرولیم گروپ کی درآمدات (جولائی تا اپریل م س 10ء)				
قدر: ملین ڈالر، نمونہ فیصد میں				
	سال بسال نمو	سال بسال مطلق تبدیلی	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر
پیٹرولیم گروپ	1.3	101.6		
پیٹرولیم مصنوعات	15.0	692.9	1,112.9	-420.0
خام پیٹرولیم	-17.4	-591.4	-334.9	-256.5

گردشی قرضوں کی وجہ سے سیالیت کی قلت ہو گئی، جبکہ پیداوار کا نفع نہ ملنے کی وجہ سے ریفرنسز یا خام تیل درآمد نہ کر سکیں اور یوں وہ ملک میں نسبتاً سستی پیٹرولیم مصنوعات مہیا نہ کر سکیں۔ اسٹیٹ بینک کے اپنے تخمینے کے مطابق اگر ریفرنسز یا خام تیل درآمد کر سکتیں تو جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران ملک پیٹرولیم گروپ کی درآمد پر خاصی معقول رقم بچا سکتا تھا۔³⁸ اس صورت میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں منفی نمو ہوتی۔

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سال بسال 35.5 فیصد کی معقول نمو ہوئی۔ اس کا بڑا سبب ملک میں گاڑیوں کی طلب کا بحال ہونا تھا۔ اس زمرے میں بالخصوص الگ الگ پوزوں کی شکل میں درآمد کی تیار کنندگان میں بلند طلب کی وجہ سے بڑھ گئی۔



شکر کی درآمد بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران ملک میں قلت کی وجہ سے تیزی سے بڑھی، قلت کی وجہ م س 10ء کے سیزن میں شکر کی کم پیداوار ہونا تھی۔³⁹ علاوہ ازیں شکر کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے سے بھی درآمدی بل بڑھ گیا۔⁴⁰ م س 10ء کے بقیہ مہینوں میں شکر کی درآمد بڑھے گی کیونکہ حکومت نے طلب اور رسد کے مابین فرق کو پورا کرنے کے لیے بڑی مقدار درآمد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔⁴¹

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران کھاد کی درآمدات حجم میں اضافے کے ساتھ ساتھ نرخوں کی وجہ سے خاصی بڑھ گئی۔ رینج 2009-10ء کے دوران پوریا اور ڈی اے پی، دونوں کا بھاری استعمال کیا گیا تھا چنانچہ درآمدی کھاد کی طلب پیدا ہوئی (دیکھئے شکل 6.46)۔⁴² ملک میں گیس کی

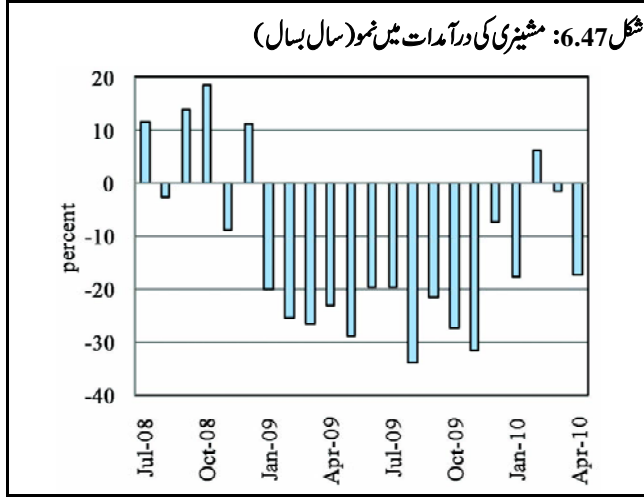
³⁸ اس مقصد کے لیے جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران درآمد کردہ خام تیل کے حجم یعنی 7 ملین ٹن کو بطور بنیاد استعمال کیا گیا ہے۔

³⁹ م س 10ء کے دوران ملکی پیداوار 2.8 ملین میٹرک ٹن ہے جبکہ م س 09ء کے دوران یہ 3.1 ملین میٹرک ٹن تھی۔

⁴⁰ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران اوسط درآمدی اکائی قدر 566.9 ڈالر فی میٹرک ٹن رہی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں یہ 433.4 ڈالر فی میٹرک ٹن تھی۔

⁴¹ شکر کی اوسط کھیت سالانہ 3.8 ملین میٹرک ٹن ہے جبکہ م س 10ء کے دوران 2.8 ملین میٹرک ٹن پیداوار ہوئی ہے۔ صورتحال کے پیش نظر اور طلب و رسد کا فرق دور کرنے کے لیے حکومت نے ایک میٹرک ٹن شکر درآمد کرنے کا اعلان کیا۔ اب تک صرف 0.27 ملین میٹرک ٹن شکر منگوائی جاسکی ہے۔

⁴² نیفٹل فریلا نرڈ پالینٹ سینٹر کے مطابق رینج 2009-2010ء کے دوران پوریا کا استعمال 11.6 فیصد بڑھا، جبکہ ڈی اے پی کی درآمد 26.6 فیصد بڑھی



قلت اور نتیجتاً پیداوار میں کمی کی وجہ سے یورپا بلند مقدار میں درآمد کرنا پڑی۔ مارچ 2010ء میں نئے پلانٹ کے آغاز سے یورپا کی پیداوار بڑھنے کی توقع ہے، ایک اور پلانٹ اگلے مہینوں میں کام شروع کر دے گا۔⁴³

اگرچہ مشینری گروپ کی درآمدات میں پورے جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران سال بسال 18.7 فیصد کمی ہوئی (دیکھئے شکل 6.47)، جنوری تا اپریل م س 10ء کے دوران اس میں اضافہ ہوا۔ بجلی ساز مشینری،

موبائل فون، ٹیکسٹائل مشینری، زرعی مشینری وغیرہ کی درآمد میں اضافہ دیکھا گیا۔⁴⁴

بجلی ساز مشینری کی درآمد بڑھنے کو گوداموں کے ذخیرے میں کمی، اور بجلی کے مسلسل تعطل کے باعث گھریلو طلب کے ساتھ ساتھ صنعتی طلب بڑھنے سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔

ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں اضافے کی وجہ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے اس شعبے کو ملنے والا تعاون ہے۔^{45,46} بلند قدر اضافی والے شعبے ٹیکسٹائل کی طلب پوری کرنے اور اس کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے مذکورہ معاون اقدامات کیے گئے تھے۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران موبائل فون کی درآمد میں سال بسال 69.9 فیصد نمایاں اضافہ ہوا۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس اضافے کی وجوہات صارفین کی مجموعی طلب بڑھنا، نئے ماڈلز کی آمد، اور اسمگل شدہ چینی موبائل فون کی فروخت میں کمی کے ساتھ ساتھ درآمدی ڈیوٹی میں تخفیف ہونا بھی ہے۔⁴⁷

⁴³ فاطمہ فریڈا نے مارچ 2010ء میں پیداوار شروع کر دی۔

⁴⁴ م س 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بجلی ساز مشینری، موبائل فون، ٹیکسٹائل مشینری اور زرعی مشینری کی درآمد میں بالترتیب سال بسال 125.8، 299.2، 3.3 اور 411.1 فیصد اضافہ ہوا۔

⁴⁵ ایس آر او 2009 (1)/809 مورخہ 19 ستمبر 09ء کے تحت ٹیکسٹائل مشینری پر سے 5 فیصد درآمدی ڈیوٹی ہٹائی گئی ہے۔

⁴⁶ ایس ایم ای ایف ڈی سرکولر نمبر 3 برائے 2010ء، جس کے مطابق پرانی مشینری کی 30 جون 2010ء تک درآمد کی بھی بطول مدتی مالکاری سہولت کے تحت نو مالکاری ممکن ہوگی۔

⁴⁷ فی سیٹ کسٹم ڈیوٹی 500 روپے سے کم کر کے 250 روپے کرنا اور کم کو فعال کرنے کے اخراجات میں 50 فیصد کمی لانا۔